سہ ماہی
سرائیکی
بہاولپور
صدیق طاہر
مُمتاز حیدر ڈاہر
ایڈیشن
ہُن تھی فریدا شاد وَل
مُونجھاں کُوں نہ کر یاد وَل
جھوکاں تھیسن آباد وَل
ایہا نئیں نہ وہسی ہِک منٹ

بنیاد ۔ سید نذیر علی شاہ (مرحوم)

سہ ماہی

سرائیکی

بہاولپور

ترجمان :۔ سرائیکی ادبی مجلس

جلد نمبر ۴ | اکتوبر، نومبر، دسمبر سنہ ۱۹۹۲ء | شمارہ نمبر ۱۴

مشاورت

پروفیسر ڈاکٹر اسلم ادیب

نصر اللہ خاں ناصر

ادارت

سید دین محمد شاہ

نواز کاوش ۔ جاوید چانڈیو

منیجر سرکولیشن

اجمل ملک

مشیر قانون

عبد القیوم اعوان

تندیر

صفحہ نمبر

مقام اشاعت :۔ جھوک سرائیکی بہاولپور

قیمت فی پرچہ — ڈیڑھ روپے
سالانہ — پنجاہ روپے

ترتیب سید دین محمد شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE COW

البقرۃ

ان الذین کفروا سوآء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون ○

Those who disbelieve - it being alike to them whether thou warn them or warn them not - they will not believe.

جیڑھے لوگ کافر ہن انہاں کوں تساں نصیحت کرو یا نہ کرو، انہاں کیتے برابر ہے ۔ او ایمان گھن آون والے نیں ۔

ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم ○

Allah has sealed their hearts and their hearing; and there is a covering on their eyes, and for them is a grievous chastisement.

اللہ نے انہاں دے دلاں تے کناں تے مہر لا ڈتی ہے ۔ تے انہاں دی اکھیں تے پردہ (پیا ہویا ہے) تے انہاں واسطے وڈا عذاب (تیار) ہے ۔

حدیث پاک

جیں اللہ دے واسطے دوستی کیتی، اللہ دے واسطے، شمنی کیتی، اللہ دے واسطے ڈتا، تے اللہ دے واسطے روکیا، اوں نے اپنا ایمان مکمل کیتا ۔

گالھ مہاڑ

صدیق طاہر تے ممتاز حیدر ڈاہر سرائیکی ادب دے او محسن ہن جنہاں ڈینھ رات ہک کر تے زبان دی خدمت کوں اپڑیں حیاتی دا مقصد بنایا۔ سئیں صدیق طاہر سرکاری ملازمت دے باوجود سرائیکی زبان کیتے وکانے ہوئے ہن ، سرائیکی ادبی مجلس دے قیام کنوں لانے سہ ماہی " سرائیکی " دے اجراء تک قدم قدم تے انہاں دے مشورے تے رہنمائی اساکوں حاصل رہی ۔ اینویں ہی ممتاز حیدر ڈاہر نے شاعری ، سفرنامے تے مضامین لکھ تے بہوں کم کیتا تے " سوجھلے " دی اشاعت نال زبان کوں پھیلاون وچ عملی حصہ گھدا۔

انہاں ڈوہیں محسناں کوں خراج ڈیون کیتے کافی عرصہ پہلے اساں صدیق طاہر تے ممتاز حیدر ڈاہر نمبر شائع کرن دا اعلان کیتا ہا پر اساڈے لکھاری بھرانواں نے وعدہ تاں کیتا پر وعدہ وفا نہ کیتا۔ " سرائیکی " رسالے دی اے کوشش رہی ہے جو ہر شمارہ معیاری تے مستند حوالے دا پرچہ بن گے پر ایندے کیتے خود اساڈے او بھرا جیڑھے ساڈے نال مونڈھا ملاتے کھڑے ہن پچھوں ہٹ گن، بہرحال ایں صورت وچ نمبر توہاڈی خدمت وچ حاضر ہے قبول فرماؤ تے ساڈی ہمت ودھاؤ۔

ایں موقع تے میں اپڑیں انہاں دوستاں دا شکریہ ادا کرینداں جنھاں میڈی معاونت کیتی، ہمت ودھائی تے اگوں ودھن دا شوق ڈیوایا۔

میڈی صرف ہک درخواست ہے جو تساں ایں رسالے کوں نہ صرف اپڑیاں تحریراں نال سجاؤ بلکہ سوہݨے مشورے وی ڈیو تاکہ اساں اینکوں بیا خوبصورت بنا سگوں ۔ پرچے دی اشاعت وچ جیڑھی تاخیر تھیندی اوندی وجہ وی ایہا ہے امید ہے تساں ایں کم وچ ساڈا ہتھ ونڈیسو۔

توہاڈا

نواز کاوش
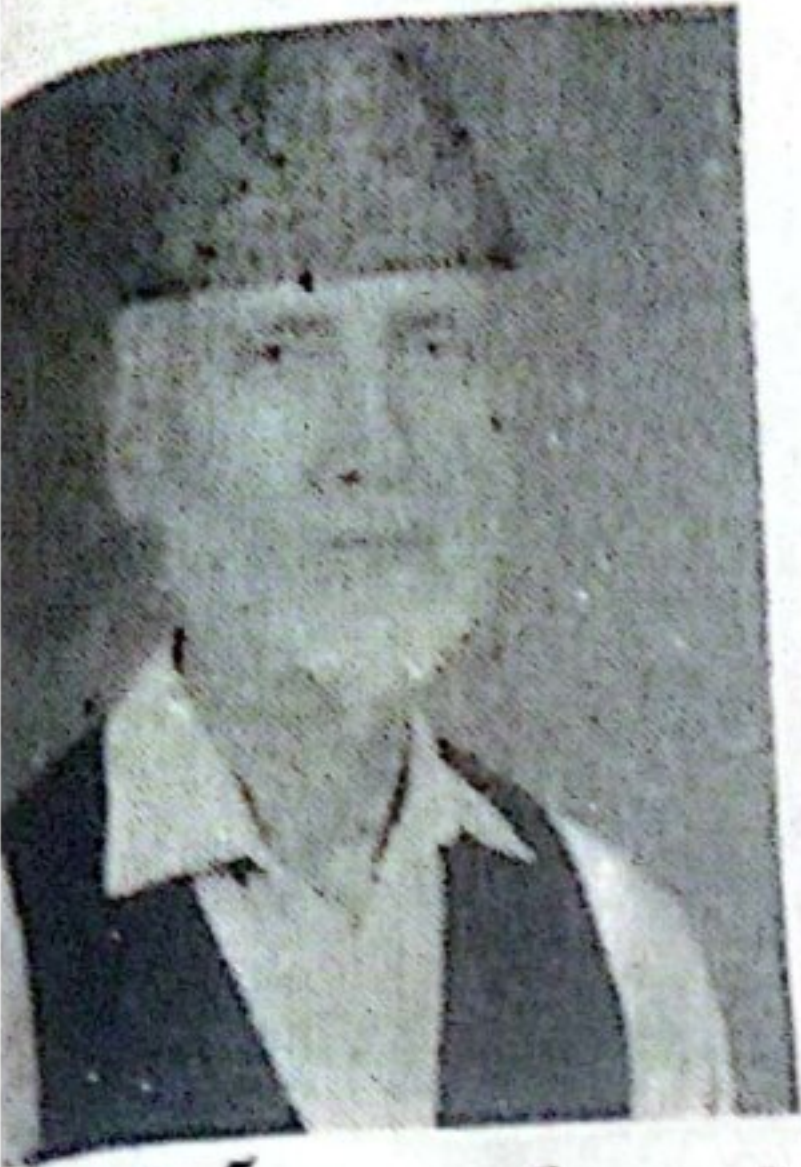
تکلف بر طرف (اردو)

آئندہ سہ ماہی میں ہمارا سالانہ "جشن بہاراں" منعقد ہو گا ۔ اور ان تقریبات کے ذہن میں آتے ہی ہمیں ناسخ کی وہ بات یاد آتی ہے کہ صرف ان مہمانوں کو مدعو کریں جو تشریف لانے کی تکلیف بھی گوارہ فرمائیں ۔
تقریبات ۲۳ مارچ یوم پاکستان کی مناسبت سے ترتیب دی جاتی ہیں ۔ سرائیکی ادبی مجلس ان کا اہتمام کرتی ہے ۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ادبی مجلس تو ادبی تقریبات ہی منعقد کرے گی ، اور ادبی تقریبات کا انصرام کوئی آسان کام نہیں ۔ خاص طور پر ایسی مجلس کے لئے جس کے وسائل محدود ہوں ، نہ کوئی ترغیب ، نہ چمک دمک کا سامان ۔

جب سے ویڈیو ، آڈیو کی وبا پھیلی ہے ادبی مجالس کی رونقیں ماند پڑ گئی ہیں ۔ طرفہ تماشہ یہ کہ ڈش اینٹینا سے لوگ متعارف ہوئے ہیں ، سیٹیلائیٹ کی گردش کے ذریعے چوبیس گھنٹے پروگرام دیکھیں جن میں ترغیب بھی ہے اور چمک دمک بھی ۔ آدمی کو اپنے بستر میں بیٹھے ملک ملک کی تازہ خبریں ، باہر کی سردی گرمی سے بے نیاز سرد و گرم تفریح ہر دم میسر ہے ۔ ستیا ناس ہو رموٹ کنٹرول کا ۔ اس آلے نے انسان کو مزید بے حس و بے حرکت بنا دیا ہے ۔ اب ہر شخص یہی چاہتا ہے ۔ کہ بغیر مشقت ، بیٹھے بٹھائے سب کچھ ہو جائے ۔ بازاروں میں بڑے بڑے ڈیپارٹمنٹل سٹور ہیں کہ ایک ہی عمارت کے اندر روزمرہ کی ضروریات موجود ہیں ۔ پھر ہوم سروس کی سہولت بھی ہے ۔ بہت سی اشیاء آپکو آپ کی دہلیز پر فراہم ہو سکتی ہیں ۔ گھروں میں ماشاء اللہ ڈیپ فریزر ہیں کہ مہینے بھر کی سبزیاں ، گوشت وغیرہ کو سٹور کر لیا تاکہ بازار کے چکر نہ لگانے پڑیں ۔

اکثر گھروں میں وی سی آر ہیں گویا چاشنی گھر کی دہلیز پر ہے ۔ ان حالات میں ادبی مجلس کی تقریبات میں شرکت کے لئے لوگوں کو گھروں سے باہر نکلنے پر مجبور کرنا کوئی آسان کام نہیں ۔ اور مہمان خصوصی کے لئے --- ظاہر ہے ہمارا انتخاب عوام کے منتخب نمائندے ہی ہو سکتے ہیں ۔ مگر یہ راہنما افتتاحی تختی کی نقاب کشائی اور ٹی وی کیمرے کے بغیر تشریف آوری کے لئے تیار ہی نہیں ۔

بہر جہت سیاستدان اسی معاشرے کی پیداوار ہیں ۔ درست ۔ صحافی حضرات بھی ۔ ایک سیاستدان ان پڑھ بھی ہو سکتا ہے ۔ کوئی مضائقہ نہیں ۔ مگر صحافی کو تو ادبی ، مجلسی ، اہل دل اور متحرک ہونا چاہئے ۔ افسوس

ہماری تقریبات میں صحافی حضرات بھی خال خال ہی نظر آتے ہیں ۔ شرط لگا لیجئے کہ " انجمن کل پاکستان تازہ سبزی فروشاں " کی حلف برداری کی تقریب ہو تو یہ بمعہ اہل و عیال شرکت فرمائیں گے ۔ سرائیکی ادبی مجلس کی دعوت پر قدم رنجہ نہیں فرماتے جبکہ " آل پاکستان نرم بیڈ شیٹ ایسوسی ایشن " کی ایکشن کمیٹی میں بہ نفس نفیس حاضر ہوتے ہیں ۔ کیا یہ خطرے کی گھنٹی نہیں ؟

رہی سہی کسر جمہوریت نے نکال دی ہے ۔ انتخاب ، انتخاب ، انتخاب ! اور حالت یہ کہ انتخابات کا نتیجہ نکلتے ہی الزامات شروع ہو جاتے ہیں کہ ان میں دھاندلی ہوئی ہے ۔ ہارنے والے پانچ سال کے لئے انتظار نہیں کر سکتے ۔ ہم اتنے بے صبرے ہو چکے ہیں کہ عام خطوط بھی ٹی سی ایس اور سی ایس ایس کے ذریعے روانہ کرتے ہیں ۔ کیونکہ ہم تاخیر برداشت نہیں کر سکتے ۔ ڈاک جائے تو ارجنٹ ۔ کپڑے دھلیں تو ارجنٹ ۔ چنانچہ اب حکومت ہٹاؤ ، جمہوریت بچاؤ کے لئے عوام کو لانگ مارچ پر لگایا ہوا ہے ۔ لانگ مارچ کے نتیجے میں ڈانگ مارچ ، بانگ مارچ ، رانگ مارچ وغیرہ شروع ہیں ۔ تحمل اور برداشت اب بے معنی ہیں ۔ ایک دوڑ لگی ہوئی ہے ۔ اقتدار کی ، شہرت کے حصول کی ، بیان بازی اور اہمیت جتانے کی ۔ ہمارے مزاج چڑچڑے ہو چکے ہیں ۔ خود غرضی اور خود پرستی کا عالم یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں ہم ہی ہم ہوں ، بس ۔ اور کوئی نہ ہو ۔

چنانچہ ، ان حالات میں تقریبات کے انعقاد سے پہلے ہم منتظمین کی کمبختی آئی ہوئی ہے ۔ ماہ مارچ ہمارے " جشن بہاراں " کا مہینہ ہے ۔ معلوم نہیں ماہ مارچ میں سیاستدانوں کی مارچ کا کیا نتیجہ نکلے گا ۔ دنیا امید پر قائم ہے ۔ امید کرنی چاہئے کہ حالات انشاء اللہ پر سکون ہونگے ۔

تاہم ایک بڑا مسئلہ جو ہمیں بے سکون رکھتا ہے وہ سرمایہ اکٹھا کرنے کا ہے ۔ اعتراضات کرنے والے ، تجاویز اور مفت مشوروں سے نوازنے والے دوست بہت ہیں ۔ مگر ادبی مجلس کے لئے چندہ کون دے ؟ جس کسی کے در پر جاتے ہیں وہ عین لطیفے کے مطابق اپنے بچے کے ذریعے کہلوا بھیجتے ہیں " ابو کہہ رہے ہیں کہ وہ گھر پر نہیں ہیں ۔ "

سرمایہ کسی طور اکٹھا ہو جانے کے بعد مسئلہ آتا ہے عوام کے مزاج کے مطابق " معیاری " موسیقاروں فنکاروں کے اکٹھا کرنے کا ۔ اور سب سے بڑھ کر شعراء کرام کا ، ہمارا مطلب ہے ان کے حفظ ما تقدم کا ۔ مشاعروں سے کتنے ہی شعراء صرف اس لئے اٹھ کر چلے گئے کہ ان کا نام پہلے کیوں پکارا گیا ۔ ہماری مجبوری یہ ہوتی ہے بعد میں بلانا سٹیج سیکرٹری کو یاد نہیں رہتا ۔

آخری بات ، ایک سنجیدہ بات ، یہ کہ ہماری ادبی تقریبات میں کبھی تو حاضرین کی تعداد اتنی کم ہوتی ہے کہ مہمان خصوصی کو روکنا پڑتا ہے ۔ "چند منٹ ۔۔۔ جناب مزید چند منٹ تاخیر کے لئے معذرت" اور کبھی یہ عالم ہوتا ہے کہ مہمانوں سے پنڈال اور سٹیج پُر ہو جاتا ہے ۔ محترم حاضرین دیواروں پر اور درختوں سے لٹک رہے

ہوتے ہیں۔ سیٹیاں، تالیاں اور ہو ہوکار جیسے ہمارا مقدر بن جاتا ہے۔ جبکہ مہمان خصوصی کا دور دور تک نشان نہیں ہوتا —— اور ان دونوں ہی صورتوں میں مہتمم حضرات کی شامت۔ اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے بلکہ بہت نیچے۔

ہماری مشکلات کا اندازہ صرف وہی کر سکتے ہیں جنہوں نے کبھی ادبی تقریبات منعقد کرائی ہوں۔ اور یارو، ہم بھی نرے "وہ" ہیں کہ باز نہیں آتے۔

مولوی عزیز الرحمٰن

کلام فرید (کافی)

سرائیکی

مٹھل ول مکھڑا چھپایا
ڈکھڑیں ڈکھایا دردیں مونجھایا

ہانجھیں تپایا مونجھیں مسایا
سولیں ستایا نیڑے ہرایا

آتن نہ بھانواں سنگیں رووایا
دھوتیں دا ویڑھا ڈھولن پرایا

سونجڑی سی کوں جبلیں رلایا
ہے ہے پنل ول پھیرا نہ پایا

پوریں پرائیں دلڑی کوں تایا
[illegible] پرانی سکھڑا ونجایا

خوشیاں وہانیاں [illegible] سدھایا
گل گیا فریدا جوبن [illegible] ہچایا

اُردو

ظالم محبوب نے چہرہ پھر چھپا لیا۔ ہمیں غموں نے بہت دکھ دیا اور دردوں نے بہت تکلیف دی۔

انتظاروں نے خراب کیا اندوہ نے دھوکہ دیا۔ اضطراب نے ستایا اور محبت نے جیتی ہوئی بازی ہرا دی۔

ہمنشینوں کو میں بھاتی نہیں سہیلیاں مجھے رلاتی ہیں۔ سارا محلہ مخالف ہے حتیٰ کہ محبوب بھی اپنا نہیں رہا پرایا ہو گیا ہے۔

[illegible] مراد [illegible] سی کو پہاڑوں میں [illegible] اور افسوس محبوب پنل نے [illegible] کا رخ نہ کیا۔

[illegible] مصائب اور افکار نے دل کو [illegible] دیا ہے، پرانی اور دیرینہ تکلیفوں [illegible] آرام کھو دیا ہے۔

[illegible] بیت گئیں اور محبوب چلا گیا اے فرید، جوبن مفت میں ضائع گیا۔

تحریر ۔ پروفیسر شاہین قیصرانی
کوئٹہ
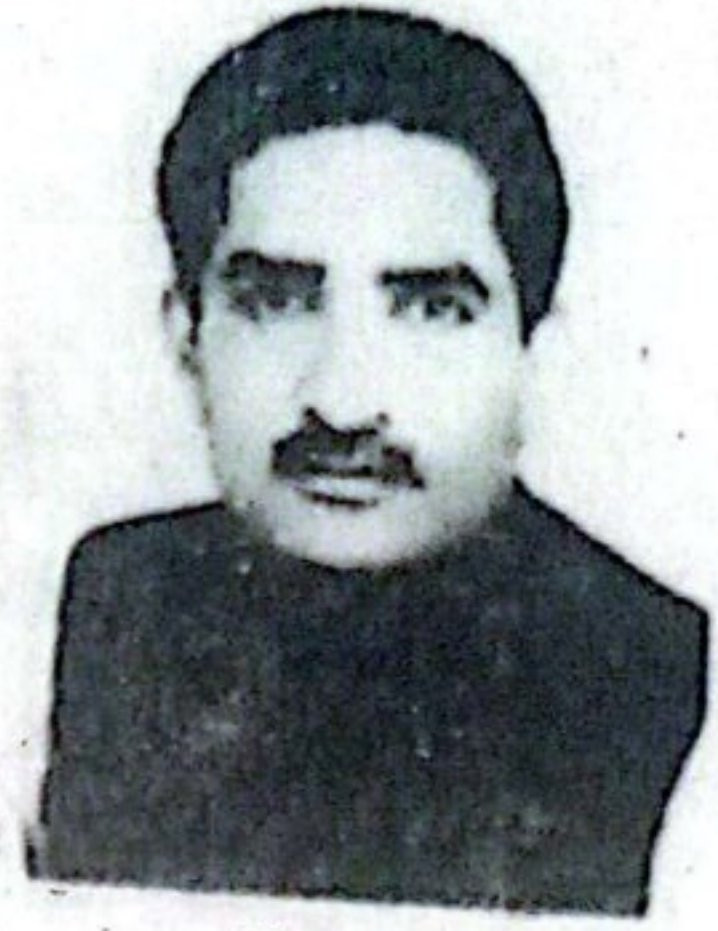
صدیق طاہر تے ممتاز حیدر ڈاہر

(وفادیں راہیں دے ڈوں مسافر)

سرائیکی ادب دی کوئی تاریخ اوں وقت تئیں مکمل نہیں آکھی ونج سگدی جڈاں تئیں صدیق طاہر تے ممتاز حیدر ڈاہر دا تذکرہ اوندے وچ درج نہ تھیسی۔ اے ڈو نہیں مرحوم ادیب سرائیکی زبان تے ادب دے ایجھیں روشن چراغ ہن جنہیں اپنی ساری روشنی اپنے مقصد تے قربان کر ڈتی ۔

صدیق طاہر نال میڈی ملاقات دا وقت بہوں محدود ہا تے ملاقات وی صرف ہک ہئی۔ اے او موقعہ ہا جڈاں او ریلوے دے وفاقی وزیر دے پرائیویٹ سیکرٹری ہن تے وزیر صاحب کوئٹہ دے دورے تیں تشریف گھن آئے ہن۔ اے اج توں کوئی چار پنج سال پہلے دی گالھ ہوسی وزیر صاحب تاں اپنیاں مصروفیات اچ ہن لیکن صدیق طاہر مرحوم کوں خالی ہکاری فکر ہئی جو کوئٹہ دے سرائیکی بھراویں نال ملاقات تھی ونجے ۔ میں نہیں جانڑدا جو انہاں کیویں میڈی رہائش دا پتہ معلوم کیتے بھل سانجھی منزل وی گول انہیں کوں میڈی رہائش گاہ تئیں گھن آئی۔ اے وی عجیب اتفاق اے جو اتنے پیار دا مظاہرہ کرن آلا عظیم شخص جس ویلے میڈے گھر آیا تاں میں گھر موجود کنیا ہم اے افسوس ساری زندگی رہ ویسی جو اتنے عظیم شخص دی میزبانی دا شرف میکوں حاصل نہ تھی سگیا۔ بہر حال او اپنا پتہ گھر اچ ڈے گئے ۔ تے میں شام کوں انہیں دی ملاقات واسطے اسٹیشن تے انہاں کول حاضر ونج تھیاں۔ انہیں دی رہائش پلیٹ فارم دے ہک کونے وچ لگے ہوئے سیلوں وچ ہائی۔ میکوں ایویں یاد آندے جو آنہیں دے بال بچے وی نال ہن۔ صدیق طاہر مرحوم پلیٹ فارم تیں کرسیاں رکھوایاں تے اساں تقریبا ہک ڈیڈھ گھنٹے تئیں دل دے حال ہک بئے نال ونڈیندے رہ دے ۔ انہیں دی ہکا ہی فرمائش ہی جو میں بلوچستان وچ سرائیکی دے موضوع تیں کم کراں میں انہیں نال وعدہ ... زندگی رہی تاں انشاءاللہ ضرور اے وعدہ وفا تھیسی جیکر حیاتی دے ... مک گئے تاں صدیق طاہر مرحوم کوں ... جہاں اچ ملسوں اللہ انہیں کوں جنت الفردوس اچ جاہ عطا فرماوے ۔

ممتاز حیدر ڈاہر مرحوم

ممتاز ڈاہر مرحوم ہک ... کوئٹہ دے داس ہن کیوں جو انہیں سسرال دا کوئی رشتہ کوئٹہ وچ ہا ایں حوالے نال او سال اچ ہک ... وار ضرور کوئٹہ آندے ہن۔ کوئٹہ دیں ملاقاتیں توں علاوہ ہر عید تیں انہیں

عید کارڈ دی سوجھلا ، دے عنوان نال ضرور ملدا ہا۔ جیندے وچ اُنہیں دے درد بھرے ترے مصرعے درج ہوندے ہن۔

کوئی تاں درد پتھاری ویڑھ تے سکھ دا ساتھ وچھیے
ساڈے تنگ خواب دا تن تعبیر دے نال کجیے
ساڈی امدڑ نسلیں وچوں کوئی تاں عید کریے

عید کارڈ توں علاوہ آنہیں دا رسالہ " سوجھلا " تے آنہیں دیاں لکھتاں وی باقاعدگی نال ملدیاں ہن۔ ممتاز حقیقت اچ سرائیکی زبان تے ادب دا سوجھلا ہا۔

ہک دفعہ ممتاز حیدر ڈاہر دے اعزاز وچ اساں ہک تقریب وی منعقد کیتی ہئی۔ جیندے وچ آوندی حیاتی، اوندے خدمات تے اوندی کتاب "کشکول وچ سمندر" دے حوالے نال میں مختصر گالھ مہاڑ کیتی ہائی۔

ایں گالھ مہاڑ دا خلاصہ پیش خدمت اے ۔

ممتاز حیدر ڈاہر ۱۴ نومبر ۱۹۵۳ء دا جم اے ۔ تے ایں لحاظ نال میں کنوں عمر اچ ہک سال چھوٹے ۔ بھل سرائیکی ادب دی خدمت حوالے نال میں کنوں بہوں وڈے ۔ بھٹہ واہن یعنی سی وی جنم بھومی دا اے وا سی سرائیکی وسیب دے ابھردے ہوئے ادبی سجھ دی مثال اے ۔ جیندیاں کرناں سارے سرائیکی وسیب کوں روشن کریندیاں پن۔ بھل اجاں سجھ دا اے سفر بہوں طویل اے ۔ بہوں سارے جھڑ راہ اچ آسن، آساڈی دعا اے جو دی راہ دا اے پندھیڑو چمکدا دمکدا رہوے ۔

ممتاز حیدر ۱۹۶۷ء اچ شاعری دی ابتدا کیتی ہئی۔ یعنی جھیڑے ویلے ایندی عمر صرف ۱۴ سال ہئی۔ ۱۴ سال دا بال اج دے دور اچ نہ صرف نابالغ ہوندے بلکہ بے عقل وی سڈیندے ۔ لیکن ممتاز دیاں روشن اکھیں ڈیکھ کراہیں اندازہ تھیندے ۔

جو بال بندھڑیں اچ سنجا پوہوندن

ممتاز دی ادبی خدمات دا ذکر کرن بہواں تاں شاید کئی کاغذ مک ونجن۔ لہذا ایں گفتگو کوں اتھاہیں ختم کرینداں جو ممتاز سرائیکی ادب کوں اتنا کجھ ڈتے جتنا شاید اساڈے وسیب دے ایں عمر دے کہیں نوجوان نہ ڈتا ہوسی۔

خود اے نوجوان چار کتابیں دا مصنف تے بے شمار کتابیں دا مولف اے " سوجھلا " دے ناں نال انہیں دا پرچہ سرائیکی ادب دا ہک اہم سنگ میل ہا۔ ایں وقت میڈے سامنے ممتاز دی کتاب کشکول وچ سمندر اے تے میں اپنی گفتگو کوں صرف ایں کتاب دے حوالے نال مکمل کریساں۔

کشکول اچ سمندر ہک ایجھی سوہݨی کتاب اے جیندا ہر ورقہ دل کوں چھکیندے تے ہر غزل روح تے فکر کوں غذا فراہم کریندی اے۔ تے اے غذا سوکھیں فراہم نہیں تھیندی۔ اپنی ذات دے خول کوں باہر نکل کراہیں قربانی ڈیوݨی پوندی اے

مجموعے دا پہلا شعر

گھر کنوں باہر تاں نکلوں بھاویں تنہائی ملے
گھر دے وچ تاں رہ کراہیں روز رسوائی ملے
رونقیں وچ اپنے اندھی پن دا منظر کتنے تئیں
یا اے منظر مک ونجن یا میکوں بینائی ملے

نہ تاں سک ہے باقی طلب دے وچ نہ ملن دی آس وجود کوں
کوئی زلف چھاں نہ پکڑ سگی میڈے پکھی واس وجود کوں

اساں کوں ٹکریا ہے ہک شخص جو موسمیں جیھا
نہ دوستیں دی طرح ہے نہ دشمنیں جیھا
نہ کوئی خواب نہ خواہش نہ کوئی آس نہ آنج
اساڈا گھر دا رہن وی ہے ہجرتیں جیھا

تمثیل و تشبیہ دا رنگ ملاحظہ کرو

جے تیڈے خلق دا دریا فرات وانگے ہے
اساڈی تریہہ دی آب حیات وانگے ہے

توں کتنے توڑیں روکیس انہاں کوں بولن توں
جنہاں دے جسم تے ہر زخم وات وانگے ہے

ممتاز حیدر کوں اپنے جسم دے زخم ہی اساکنوں جدا کر گین اللہ انہیں کوں جنت الفردوس اچ جاہ عطا فرماوے

خدا رحمت کنند ایں عاشقاں پاک طنیت را

" سئیں صدیق طاہر مرحوم دے خط میڈے ناں "

ترتیب ۔ سجاد حیدر پرویز

۲۴ - ۶ - ۱۹۸۰

سئیں پرویز صاحب۔ السلام علیکم

خط ملیا پر کھنتائیں گم تھی گیا۔ ذہن پتہ واضح نئیں۔ تکے دے طور ۔ تکمیل ارشاد۔ نوٹ بھجوا رہاں۔ ایں خطرے توں جو شاید پتہ غلط ہووے تے ایہ تساکوں ناں مل سکے ۔ ایندی ہک کاپی نصراللہ ناصر ہوراں دی خدمت بھجوائی ہم۔ تساکوں اابلھ بھوں ہائی۔ ایں دیر دی معافی چاہنداں۔ ایندے اچ میڈا ارادہ شامل نہ ہا۔
اللہ تعالیٰ تساکوں کامیاب تے کامران رکھے ۔ آمین
جے تساکوں ایہہ مل ونجے تاں رسید کنوں ضرور ممنوں کرا ۔ تاں جو اطمینان تھیوے ۔ شکریہ

تساڈا
صدیق طاہر
پاکستان نیشنل سینٹر شارع شیخ زید۔ رحیم یارخان
فون ۲۱۲۸

" ملتان سرائیکی زبان دی دلی تے بہاولپور ایندا لکھنوٴ اے ۔ وطن پاک دے بئے سرائیکی علاقیاں کوں چھوڑے تے صرف انہاں ڈوں مرکزاں اچ ای سرائیکی نظم تے نثر دے تخلیقی سرمایے دے ایجھیں خزانے موجود ہن جنہاں کوں سنبھالن دی کوئی وڈی کوشش نئیں کیتی گئی۔ ایہا وجہ ہے جو جڈاں وی کوئی نقاد سرائیکی نظم یا نثر دی کہیں صنف دی پرچول کرن دی کوشش کیتی اے ۔ اونکوں سرائیکی ادب دا دامن بے کنار تے ان کھٹ تے لعلاں موتیاں دا ذخیرہ نظر دے ۔ ڈوجھے سرائیکی زبان دی مٹھاس ، جزرسی تے ہمہ گیری بیا ایجھا وصف اے جو جذبے دی شدت ہووے یا احساس دی نزاکت، سرائیکی زبان دی کیفیات دی سچی مصوری دا حق ادا کر سگدی اے ۔

دل جہیڑی زبان اچ مولوی لطف علی، خواجہ فریدؒ تے خرم جہیں شاعراں دی خوبصورت شاعری موجود ہووے اوں زبان دی نثر کہیں طرحاں وی کمزور نئیں تھی سگدی۔ ڈٹھا ونجے تاں سرائیکی نثر دے نویں دور اچ جیڑھا وہویں صدی عیسوی دے ڈوجھے ادھواڑے اچ شروع تھیندے اہم تحقیقی کم کیتا گئے نویں نثر نگاراں اچ ساڈے مہاندرے لکھاریاں غلام حسن حیدرانی کنوں ظفر لشاری تک تے نجمہ کوکب کنوں مسرت کلانچوی ہوریں نے ایں زبان دے نثری ادب اچ بہوں وادھا کیتے۔ اسلم قریشی ہوریں دے ریڈیائی نثری افسانیاں دا مجموعہ " سانولی دھپ " نثری ادب اچ ہک نواں سنگ میل ہے۔اعلیٰ کلاسیکی نثری کتاباں دے معیاری ترجمے وی کیتے گئین۔ جدید عنصر افسانہ آپنی تکنیک دے نال سرائیکی نثر اچ موجود اے۔ بعض مہاندرے لکھاریاں دیاں تحریراں اچ تاں ایڈگرایلن پو، بالزک، موپاساں، ہیمنگوے، سعادت حسن منٹو، عصمت چغتائی اور رشید امجد جہیں لکھاریاں دے امیجز، پچھاویں تے کتراویں تک نظر آ آوندن۔

سجاد حیدر پرویز دا ناں سرائیکی دے نویں لکھاریاں دے اسمان دا ہک روشن ستارا ہے۔ انہاں دی اپنی نویکلی سنجان اے۔ انہاں دا قلم ہک محب وطن لکھاری دا توانا قلم اے۔ ساڈے کجھ بیاں مہاندرے نثر نگاراں دی طرح انہاں دیاں علامتاں تے استعاریاں دا خمیر اپنے دیس دی مٹی اچوں ای ابھریے۔ انہاں دیاں کہانیاں دی انگوری سلج، چنانہہ تے سندھ دے کناریاں تے نسری ہے۔ جیندی مہک وسیب دے ہر بندے دے ہاں دی ٹھاڈل اے۔ سجاد حیدر ہوریں اے قلم کنوں جہیڑا تھل دے لوکاں دے جذبات دا بیباک مصوراے۔ سرائیکی ادب کوں بہوں امیداں ہن۔

صدیق طاہر
۵۲۔ ڈی سیٹلائٹ ٹاؤن رحیم یارخان

سئیں پرویز صاحب۔ السلام علیکم،

افسوس ہے جو تساڈے آکھن تے اوبالھ وی کیتی گئی۔ پر تساڈا خط نہ لبھ سگیا۔ سوچیا خط لکھن دا نہ ہا۔ میں اندازاً خط لکھ چھوڑیم تے مطلوبہ تحریر تساڈے کول بھیج ڈتم۔ اللہ کرے ایہ خط تساکوں مل گیا ہووے۔ ہک نقل سئیں ناصر صاحب دی خدمت لکھ پٹھی جو آندیں ویندیں انہاں کنوں تساڈے ہتھاں تک پج ویسی۔

کرم ہوسی جے لکھ پٹھو جو اے کاغذ تساکوں مل گئے؟ اجکل پاکستان نیشنل سینٹر بہاولپور دا چارج وی عارضی طور میڈے کول ہے۔ ہیں سانگوں مہینے اچ ڈوں دوفع اتھاں ونجناں پوندے۔

سئیں ناصر صاحب نے عامر فہیم صاحب دی خدمت سلام آکھا ہے ۔

تساڈا

صدیق طاہر

۱۱ ـ ۱۰ ـ ۸۰

سجاد بھرا ۔ محبت

تساڈا خط ڈیکھ تے ڈکھ تھیئے ۔ میں فوٹو تاں بہوں پہلے تساڈے پتے تے بھجوا چکیاں ۔ مزا ایہ ہے جو
رمیڈی ۔ میڈی وجہ توں تساڈے کم اچ دیر تھئی ایے ۔ اللہ جانے تساں کیا خیال کریسو ۔ ہن ہئے کاپی بھجویندا پیاں ۔
گالھ معمولی ہائی خواہ مخواہ لمبتڑ تھی گئی ہے ۔ ویسے ڈاک آلئیں کوں ساڈے نال کیا دشمنی ہو سی ۔ ؟
نصراللہ خان ناصر ہوریں سادا مان ہن ۔ اوہو آکھن سو چھکدے ۔ میں کجھ ڈیہارے بہاولپور رہ تے آیاں
تاں اتھاں تساڈے خط آیا پیا ہا ۔ فوراً جواب لکھیم ۔ نارضگی نہ کرا ہے ۔ ویسے ڈاک آلیں کنوں بھلی رجسٹری د
پچھا ہے ضرور ۔

سجناں دی خدمت محبتاں تے دعائیں ۔

صدیق طاہر

۸ ـ ۳ ـ ۸۱

سئیں ۔ سلاماں

اج تساڈی سونہری کتاب " سوجھلا اندھاری رات دا " آئی اے تہ ہاں دی ٹھاڈل بنی اے ۔ میں آپ
تاثرات تاں ول لکھساں ۔ ایں ویلے میڈے کول سئیں ریاض ہاشمی صاحب ایڈوکیٹ تشریف رکھدن ۔ خانپور د
زمیندا وی ہن پر کراچی رہندن ۔ انہاں بے حد پسند کیتی اِنّے ۔ تے فرمائش کریندن جو انہاں کوں مہربانی کر
ایہہ کتاب پٹھو ۔ پتہ اے ہے ۔

" جناب ریاض ہاشمی صاحب ایڈوکیٹ
۲۱ ۔ کورٹ چیمبرز بالمقابل سٹی کوارٹس

کراچی۔ ۱

سبھناں دے کیتے دعائیں

تساڈا
صدیق طاہر

۸۔۱۰۔۸۷

اداسئیں۔ محبتاں

تساڈی نویں لکھت " سرائیکی ادبی تاریخ " ڈیکھ تے ہاں ٹھریے۔ سرائیکی زبان دی جھولی ادبی پرکھ پر چول دا سمل اتلا گھٹ اے جو تساڈی کتاب ایندا بھوں وڈا وادھا گنیسی۔ کتاب دی کھل تے پرکھ ول کریسوں ہن رسید تے طور ڈوں اکھر پیاں ہرینداں۔ ایں دل منگائی کیتے تساڈا تھورئیت

صدیق طاہر

۸۸۔۱۔۵

اداسئیں۔ محبتاں

سیرت کانفرنس دے موقع تے ہک تساڈی سوہاݨڑی مدرت میڈے کیمرے اچ محفوظ ہئی۔ تساڈے البم کیتے بھجینداں پیاں۔
تساڈیاں کتاباں میڈے کیتے دل لگدی سوکھڑی تے میڈی لائبریری اچ سوہیلا وادھا ہن۔ تھورئیت آں۔
اجکل اسلام آباد اچ ٹریننگ کریندا پیاں۔
میں وی کوئی خدمت۔؟

تساڈا

صدیق طاہر

میدا اجکل دا پتہ۔

صدیق طاہر ے ۱۹ واں آپریشنز ریسرچ)
کینٹ سیکرٹریٹ۔ او اینڈ ایم ڈویژن ٹریننگ ونگ
HBFC بلڈنگ ۔ دوسری منزل۔ بلیو ایریا۔ ایف ۱/۶ اسلام آباد

محترمی۔ سلام مسنون

خط ملا۔ مسرت ہوئی۔ محترم قیصرانی صاحب کے پتہ سے مطلع کرکے آپ نے عنایت کی ہے۔
حضور وہ تصویر مل گئی تھی۔ اور میرے احباب کی تصویروں کے البم کا ایک انمول حصہ ہے۔ اسکے
لئے بے حد ممنون ہوں۔
آپ اسلام آباد آئینگے تو یقیناً ملاقات ہوگی۔
احباب کیلئے نیاز و احترام

والسلام۔ صدیق طاہر
۱/۸ - بی E - ۲/۱۰ اسلام آباد

سائیں موہنجو۔ محبتاں

خط ملئے ۔ ہاں ٹھریے ۔ میں آپنا تبادلہ پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ دے ریسرچ اینڈ ریفرنس سیکشن اچ
کرا گھدا ہا۔ تھی سدے ہن کہیں بئی وزارت اچ بھیجن۔ ہیں سانگوں ڈاک دا پتہ میں گھر دا رکھیا ہویے ۔ جیرھا
ایں خط دی چھیکڑ وچ ولا لکھساں
ہک بنیادی کم اصطلاحات دی لغت ہے ۔ جیڑھا پچھلے سال توں کریندا پیاں۔ او اء ہے جو روزمرہ
استعمال دیاں سرائیکی اصطلاحات کوں کٹھا کیتا ونجے ۔
مثال طور ہیں خط دے اتلے ڈو پیریاں وچ ۔ خط، تبادلہ، بنیادی (منڈھ)، اصطلاحات لغت، روزمرہ وغیرہ
دے متبادل ے؟) الفاظ ے؟) سرائیکی دے وچ موجود ہن۔ مثال طور اساں ریڈیو، ٹیلی ویژن تے یا تحریراں اچ
چھتڑکا آہدے سے پر اصل سرائیکی لفظ ترکاء اء۔ اینویں ای اساں سرہانہ آہدے سے ۔ حالانکہ ے؟) ساڈے کول

دہانہ موجود اھ۔ قرار داد کوں سندھی اچ لٹھرا آہدن ۔ اینویں بہوں سارے لفظ اجیں ہن جیڑھے ڈیرہ غازیخان
اچ ہن پر رحیم یارخان اچ کوئی۔ کجھ لفظ رحیم یارخان اچ ہن کیوں جو سندھ دے نیڑے ہے ۔ ڈیرے اچ کوئی۔
سوبھراجی اء کم زوراں تے ہے ۔ کجھ عرصے تئیں میں ہک گوشوارہ سارے سجنان کو بھجیساں جنہاں لفظاں دے بنیادی
ے؟) سرائیکی میڈے کول کوئی تاں جو ایں کم اچ سارے وسیب دے لکھاری حصہ گھن سگین تے بنیادی سرائیکی
لغت زندہ (جیندے) لفظاں تے زیر استعمال الفاظ دا ذخیرہ کھٹا تھی سگے ۔ مثلاً میں ادب ے؟) دا متبادل ساہت
کوں سمجھداں جیڑھا سنسکرت دا لفظ ہے تے ہندی اچ وی رائج اے ۔ ساڈی زبان دے مزاج دے مطابق ہے ۔
ہیں سانگوں میں سرائیکی ادب کوں سرائیکی ساہت لکھداں۔ سئیں قیصرانی صاحب ہن کتھاں پج گئین۔ انہاں دا پتہ
تاں لکھ بھیجو۔

تساڈا

صدیق طاہر

ادا سئیں۔ محبتاں

تساڈی کتاب " ضلع مظفر گڑھ تاریخ ، ثقافت تے ادب " ڈٹھی اء ، بہوں خوشی تھئی اء ۔ ایہو جئے
کماں اچ جان مارنی پوندی اء۔ تہادے پورہیے دا شابس ناں ڈیون کفر ہو سی۔ تساڈی محنت تے پورھیا زندہ راہون
آلے ہن۔ ودھایاں

تساڈا
صدیق طاہر

دفتر وزیر مملکت برائے ریلوے حکومت پاکستان
اسلام آباد
۱۲-۱-۹۰ ۔ جمعہ

سئیں پرویز سئیں۔ محبتاں۔

/

تساڈا خط ملیئے ۔ ہاں ٹھریئے ۔ اردو سفر نامے کیتے دی شکریہ۔ اللہ سئیں تہاکوں ودھ عزتاں ڈیوے ۔ کتاب مہورت دے کانڈھے کیتے تھورائیت آں۔ پر عمر دے ایں حصے وچ ہاں جو ویندا نمہی رہندا۔ سرکاری دعوتاں اچ وی نی ونج سگدا۔ تساڈی ایں توجہ کیتے البتہ ضرور شکر گزار ہاں۔

رائٹرز کانفرنس دے مقالے دی شکایت محض جذباتی ہائی۔ او مقالہ اکابرین بارے ہا۔ جیندے وچ عمراں دا عنصر وی ہوندے ۔ تساں ماشاء اللہ نینگر ہو۔ اجاں تاں نیگراں دے وفد اچ ملک تے علاقے دی نمائندگی کریندے وے ۔ کم تساں خاصا کر گھدے ۔ جیڑھا کہ تساڈی جوانی دا فخراء ۔ اجاں تساں بہوں کم کرنے زندگی پئی اء۔ اکابرین اچ مولوی لطف علی کنوں بشیر احمد ظامی مرحوم تئیں تذکرہ ہا۔ کوئی ڈو صدیاں دا احاطہ۔ تساں تاں نویں نسل دے نمائندے ہوے ۔ بلکہ سرخیل ہوے ۔ پرانی نسل دے نئیں۔ جیڑھے ویلے نینگر لکھاریاں دا تذکرہ آسی تساں ڈا ناں سرفہرست ہوسی۔ اللہ کرے خوش وسو۔

میں وسی کوئی خدمت

تساڈا

صدیق طاہر

۱۲ ـ ۴ ـ ۹۰

سئیں سجاد صاحب۔ محبتاں

تساڈا خط ملیئے ۔ شکریہ ۔ سوانحی خاکے دی طلبی والا خط میکوں نیئں ملیا۔ اے مواد بہر حال بھجیندا پیاں۔ تساڈا کوئی جواب طلب خط میدے ذمے کوئی بھلدے وے ۔

اللہ کرے خوش وسو۔

تساڈا

صدیق طاہر

ناں۔ محمد صدیق طاہر
پتہ۔ پرائیویٹ سیکرٹری وزیر مملکت برائے ریلوے کمرہ نمبر ۵۰۸ ، پانچویں منزل ڈی۔ بلاک وفاقی سیکرٹریٹ
اسلام آباد
فون دفتر۔ ۸۱۷۳۳۷ ، ۸۳۱۸۷۳ رہائش ۸۵۷۵۵۹
رہائش۔ E - ۸/۱ ، ۱۰/۲ - G اسلام آباد۔
ڈومیسائل۔ بہاولپور۔ پاکستان
تاریخ پیدائش۔ ۱۹۳۹ - ۵ - ۶

تعلیم

۱۔ ایم۔ اے (سیاسیات)
۲۔ ایم۔ اے (اردو) اٹھ وچوں ست مضمون ۱۹۶۶ء وچ پاس کیتے
۳۔ بی۔ اے (فلاسفی، سیاسیات، اردو تے انگریزی) پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ ۱۹۶۴ء

تربیت

۱۔ پنجاب سوشل سروسز بورڈ، لاہور
(مختصر واقفے دا کورس برائے رضا کار ورکر تے لیڈر ۱۹۷۲ - ۰۹ - ۲۸ تا ۷۲ - ۱۰ - ۵
پاکستان نیشنل سنٹر، بہاولپور
(ای، یمنٹری اریبک لینگوایج کورس۔ اپریل تا اگست ۱۹۷۴ء) این آئی پی اے۔ لاہور
فیلڈ ٹریننگ کورس ڈیویلپمنٹ ایڈ منسٹریشن۔ رحیم یارخان ۱۹۸۴ - ۱ - ۰۷ تا ۸۴ - ۰۱ - ۱۲
او اینڈ ایم ڈویژن ، کینٹ سیکرٹریٹ، اسلام آباد
ست ہفتیاں دا انویںواں آپریشنل ریسرچ تے کوآنٹیٹو ٹیکنیکس کورس ۸۷ - ۱۲ - ۰۱ توں ۸۸ - ۰۱ - ۱۸

ملازمت

۱۔ اسٹنٹ ایڈیٹر۔ ہفت روزہ " کائنات " بہاولپور (۱۹۵۸ - ۱۹۵۷ء)

۲۔ ٹیچر، ضلع بہاولپور دے مختلف سکولیں وچ (۱۹۶۶ - ۱۹۵۹ء)

۳۔ آرٹیکل رائیٹر۔ الف ۔ ڈویژنل انفارمیشن اینڈ پبلک ریلشنز آفس حکومت مغربی پاکستان بہاولپور (۶۷ - ۱۹۶۶ء)

ب ۔ ریجنل انفارمیشن اینڈ پبلک ریلشنز آفس۔ حکومت مغربی پاکستان ملتان (۶۹ - ۱۹۶۷ء)

ج۔ ڈویژنل انفارمیشن اینڈ پبلک ریلشنز آفس بہاولپور (۷۳ - ۱۹۶۹ء)

۴۔ اسٹنٹ ریزیڈنٹ ڈائریکٹر۔ الف۔ پاکستان نیشنل سنٹر بہاولپور (۷۴ - ۱۹۷۳)

ب۔ پاکستان نیشنل سنٹر۔ رحیم یار خان۔ (۸۷ - ۱۹۷۴ء)

۵۔ پی ۔ آر ۔ او وفاقی وزیر برائے مذہبی امور و اقلیتی امور۔ اسلام آباد (۸۷ - ۱۲ - ۳۱ تا ۸۸ - ۶ - ۳۰)

۶۔ انفارمیشن آفیسر (ریسرچ اینڈ ریفرینس) پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ اسلام آباد (۸۸ - ۷ - ۱ تا ۸۸ - ۹ - ۲۶)

۷۔ اسٹنٹ ڈائریکٹر ڈائریکٹوریٹ آف ریسرچ اینڈ ریفرینس۔ وزارت اطلاعات و نشریات۔ اسلام آباد (۸۸ - ۹ - ۲۶ تا ۸۹ - ۱ - ۷)

۸۔ ڈپٹی ڈائریکٹر ڈائیریکٹوریٹ آف ریسرچ اینڈ ریفرینس وزارت اطلاعات و نشریات اسلام آباد (۸۹ - ۱ - ۸)

ادبی کام

۱۔ کتابیں / کتابچے (مطبوعہ)

الف۔ ادبی کام ۔ ۶ ب ۔ پبلسٹی کام ۔ ۲

۲۔ کتابیں / کتابچے (غیر مطبوعہ)

ادبی کام۔ ۹ (فہرست لف ہے)

۳۔ مقالے (مطبوعہ)

تقریباً ایک سو مضامین مقالات تاریخ، ادب اور ثقافت وغیرہ پر مختلف اخبارات و رسائل وغیرہ میں شائع ہو چکے ہیں۔

۴۔ ادبی / سماجی راؤنڈ اپ / کالمز

مندرجہ ذیل کالمز مختلف اوقات میں لکھے جاتے رہے ۔

الف۔ شہر نامہ۔ برائے روز نامہ " رہبر" بہاولپور

ب۔ محفلیں۔ برائے روز نامہ " امروز " ملتان
ج۔ گوشہ صحرا۔ برائے " امروز" ملتان (بہاولپور سے)
د۔ صحرا نامہ۔ برائے "امروز " ملتان(رحیم یار خان سے)
۵۔ ریڈیو نشریات
ایک سو سے زیادہ گفتگو / فیچر اور شعری تخلیقات ریڈیو پاکستان ملتان اور بہاولپور سے نشر ہو چکی ہیں۔ جبکہ علاقائی ادب پر ایک سیریز ریڈیو پاکستان ملتان سے نشر ہوئی۔

اعزازات

۱۔ ایشین ایوارڈ
چولستان کے حوالے سے میرے سکرپٹ کی بنیاد پر ایک ڈاکو مینٹری تیار کی گئی۔ " دی ڈیزرٹ ول بلوم " جسنے ۲٦ پروگراموں کے مقابلے میں بہترین ریڈیو ڈاکو مینٹری کا ایشن ایوارڈ(اے بی یو پرائز انٹرنیشنل ۱۹۸۲ء ریڈیو پاکستان بہاولپور کیلئے ایوارڈ حاصل کیا۔
۲۔ سرٹیفیکٹ حکومت مغربی پاکستان
یہ سرٹیفیکیٹ ملک امیر محمد خان گورنر مغربی پاکستان نے ۱۹٦۱ء میں بہاولپور میں پاکستان کی دوسری مردم شماری کا ترجمہ کر کے پیش کرنے پر دیا۔
۳۔ خوشحال خاں ایوارڈ
یہ ایوارڈ ۱۹۸۹ء میں حکومت پنجاب نے " کلام خواجہ فرید " پر بیس ہزار روپے کی مالیت کا دیا۔

کانفرنسیں

مندوب کی حیثیت سے مندرجہ ذیل کانفرنسیوں میں شرکت کی۔
۱۔ ڈویزنل ادبی کانفرنس ۔ بہاولپور ۔ ۱۹٦۷ء
۲۔ سچل نیشنل سیمینار خیرپور میرس(سندھ) ۱۹۸۲ء
۳۔ سچل نیشنل سیمینار خیرپور میرس(سندھ) ۱۹۸۳ء
۴۔ چوتھی اہل قلم کانفرنس ۔ اکیڈمی آف لیٹرز اسلام آباد۔ ۱۹۸۳ء

۵۔ پانچویں اہل قلم کانفرنس اکیڈیمی لیٹرز اسلام آباد ۱۹۸۵ء
(ذاتی موجودگی کی بجائے ایک مقالہ پڑھا گیا اور شائع کیا گیا)
۶۔ چھٹی اہل قلم کانفرنس اکیڈیمی آف لیٹرز اسلام آباد۔ ۱۹۸۷ء
(ایک مقالہ کانفرنس میں پڑھا)
۷۔ قومی سیرت کانفرنس زیر اہتمام وزارت مذہبی امور و اقلیتی امور۔ اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۸۔ انٹر نیشنل سچل کانگریس۔ کراچی ۱۹۸۹ء

اصافی خدمات

۱۔ آفس سیکرٹری اردو اکیڈیمی۔ زیر انتظام کمشنر بہاولپور ڈویژن ۶۲ - ۱۹۶۱ء)
۲۔ ممبر مشاورتی بورڈ۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور - برائے تحقیقی پراجیکٹ " بہاولپور ۔ ماضی اور حال " ۱۹۸۴ء
۳۔ ممبر ایڈمنسٹریٹو کمیٹی بہاولپور آرٹس کونسل زیر انتظام کمشنر بہاولپور ۸۴ - ۱۹۸۳ء)
۴۔ ممبر/سیکرٹری ضلعی دفتری زبان کمیٹی۔ ضلع رحیم یارخان
۵۔ سیکرٹری ڈسٹرکٹ ڈیپازیٹری اینڈ سکریننگ کمیٹی برائے تاریخی مواد مطبوعہ وغیرہ ضلع رحیم یارخان

تفصیل مطبوعات

ادبی کام۔

۱۔ گلدستہ ۱۹۷۶ء محکمہ اطلاعات مغربی پاکستان بہاولپور (محکمانہ مقابلہ میں قومی موضوع پر ایوارڈ یافتہ نظموں کا مجموعہ)
۲۔ دیوان خرید " اردو " ۔ ۱۹۷۳۔ اردو اکیڈیمی بہاولپور۔ (خواجہ فریز کے اردو کلام کی تدوین)
۳۔ صادق نامہ ۱۹۷۳۔ سرائیکی ادبی مجلس بہاولپور۔ (تاریخ بہاولپور کا ترجمہ)
۴۔ دیوان سچل سرمست ۱۹۷۸۔ پاکستان بک فاؤنڈیشن لاہور۔ (سچل سرمست کی شاعری کا انتخاب معہ اردو ترجمہ)
۵۔ وادی ہاکڑہ اور اسکے آثار۔ ۱۹۸۲ء ۔ اردو اکیڈیمی بہاولپور (بہاولپور ڈویژن کے آرٹیالوجیکل سرمائے پر پہلی اردو کتاب)
۶۔ کلام خواجہ فرید ۱۹۸۸ء) خواجہ فرید بک فاؤنڈیشن۔ رحیم یارخان (خواجہ فرید کا مکمل اردو۔ سندھی۔ ہندی اور سرائیکی کلام)

پبلسٹی کام

۱۔ زرعی اصلاحات۔ ۱۹۶۸۔ محکمہ اطلاعات۔ بہاولپور(زرعی اصلاحات کے بارے میں فلاسفی وغیرہ)
۲۔ بنیادی جمہوریتیں۔ ۱۹۶۸۔ محکمہ اطلاعات ملتان۔(بنیادی جمہوریتوں کے بارے میں فلاسفی وغیرہ)

تفصیل غیر مطبوعہ ادبی کام

۱۔ تحریک پاکستان میں بہاولپور کا حصہ
۲۔ تاریخ مشائخ پچند
۳۔ تاریخ چولستان
۴۔ چولستان قدیم
۵۔ مہاندرے (تذکرہ سرائیکی زعماء)
۶۔ ویورے (بیس برس ۷۰ تا ۹۰ کے منتخب تنقیدی سرائیکی مقالات)
۷۔ سرائیکی املاء
۸۔ ادبی تاریخ ضلع رحیم یار خان
۹۔ بہاولپور کے پانچ بڑے شعراء

مطبوعہ کتابوں میں سوانح حیات و حوالہ جات

۱۔ سرائیکی شاعری۔ کیفی جامپوری
۲۔ شفق رنگ۔ حیدر قریشی(تذکرہ شعرائے رحیم یارخان)
۳۔ ڈسٹرکٹ گزیٹر رحیم یارخان ۱۹۸۴ء) پنجاب بورڈ آف ریونیو لاہور
۴۔ ادب جدید خانپور(شخصیات نمبر)
۵۔ بائیوگرافک انسائیکلو پیڈیا۔ عبدالحمید بھٹی
۶۔ سرائیکی نثر۔ دلشاد کلانچوی
۷۔ اہل قلم کی ڈائریکٹری۔ اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد
۸۔ بہاولپور میں اردو ۔ مسعود حسن شہاب دہلوی

۹۔ تاریخ تعارف رحیم یار خان۔ پروفیسر سعید احمد
۱۰۔ گلدستہ سرائیکی۔ محکمہ اطلاعات مغربی پاکستان بہاولپور ۱۹۶۶ء (ایوارڈ یافتہ نظموں کا مجموعہ)

۹۱ ـ ۱

سئیں سجاد حیدر پرویز سئیں

جیوو ہووء

تساڈی نویں کتاب (دیس اساڈا پاکستان) ملی اے۔ ڈیکھ تے ہاں ٹھریے ۔ بہوں پورہیا کیتے وے ۔ تساں نینگر ہیوے ۔ تساڈے ہتھوں بہوں اگونہی تھیسی۔ آون والا زمانہ تساڈے ناں ویں ہوسی۔ اللہ کرے رج وسو۔ پوکھے اچ میڈا ناں رلاتے تھورا لائے وے شکریہ۔ " پہلی گالھ " اچ تساں جیڑھا ڈکھ ونڈ ہے ۔ او بہوں وڈا بھوگ اے ۔ ساڈی زبان اچ لفظاں تے انہاں دے وٹا ندریاں (مترادفات) دی تھوڑ کائنی۔ بس گول دی لوڑ اے پچھلیاں ڈوں ورھیاں توں میکوں ایہا گول پکی ہوئی اے ۔ انہاں وٹاندریاں دی ونڈ " شعبہ وار " وکھری وکھری کیتی پٹھاں جیویں جو ادب دے شعبے اچ اے وٹا ندرے لبھین۔

ادب۔ سایت۔ تحقیق۔ پرچول۔ محقق، پرچولی ۔ تنقید، سودھ تے نیار سودھی ۔ نیارا۔ تجزیہ۔ ویورا۔ معیار۔ میل تشر گاہ۔ ہوکارہ۔ نشری ہوکاری علاقائی ادب۔ وسیبی ساہت

تساں جیڑھی گول کیتی اے اوندے اچ جدت۔ نیولی، خود مختار۔ آپ مہاڑی ۔ قیادت۔ اگوائی۔ قیدی۔ بدھل مخلوط۔ رلڑتے مذمت ۔ مندرانی بہوں چنگے لگین۔

طالب علم کوں پڑھا کو پنجابی اچ آہدن۔ اساڈے پاسے پڑھولا سیڈیندے ۔ اینویں ای مطالبہ دا وٹاندرا منگ پنجابی اے ۔ ٹھیک وٹاندرا اجن تیں میکوں نیں ٹکریا۔ ہوسی ضرور۔ ساریاں پاکستانی زباناں دی ساہت کوں سامنے رکھ تے اہر کریندااں بیٹھاں جیویں جو قرار داد کوں سندھی " اچ ٹھہراء " آہدن جے کر سرائیکی وٹاندرانہ لبھیا تاں اساں ٹھہرا نال وی کم چلا سگدے سے ۔ خیر اے لمبی گالھ اے ۔

اساں وٹاندریاں دے بھوگ پاروں بہوں مجبور ہیسے ۔ دلی دی پنجابی کانفرنس اچ منیر احمد شیخ ہوریں جیڑھا مضمون پڑھیا او انہاں میڈے نال بہہ تے لکھیاء جیڑھا مذاق انہاں دلشاد کلانچوی ہوراں دے ترجمے دا اڈایا اوندا ڈکھ میکوں ہن تائیں ہے ۔

" نقش فریادی ہے کیندی شوخی تحریر دا " دا ، دی دے لاتے تاں ترجمہ نی تھی سگدا نا۔ غالب دا ترجمہ پنجابی اچ اسیڈے بھرا پروفیسر اسیر عابد ہوراں کیتے ۔ پڑھے تے ہاں ٹھردے ۔ پنجابی زبان دی شان ودھائی ہن۔ اساں کیا آکھوں جو اسادے بھرا ریڈیو۔ ٹی وی نے سرائیکی دے ناں تے اردو بیٹھے بولیندے ہوندن کجھ بیا کم

جھی ونجے تاں میں سرائیکی وٹاندریاں دے شعبہ وار گوشوارے تساں سارے بھرواں کوں بھجیساں تاں جو سارے بھرا(جیویں تساں گول کیتی وے) ایں کم اچ رل آون۔ (ڈھیے وے شعبہ وار تے گوشوارے دے وٹاندرے اجن تئیں میکوں نی لبھے)

ڈاکٹر طاہر تونسوی سئیں کتھائیں ٹکرن تاں میڈے سلام اکھیسو۔
نوویں کتاب تے ہک واری ول ودھائیاں ۔ تھوریت

صدیق طاہر

اسلام آباد ۹۱ ۔ ۴ ۔ ۱۴

سوہنا محبتاں

تساڈا عید ودھائیاں دا پتر ملیئے ۔
یادگیری کیتے تھورایت آں
وٹاندریاں (مترادفات) بارے تساڈی گالھ سوہٹری اے۔ رب سوہنی کریسی۔

تساڈا
صدیق طاہر

ادارہ وزارتِ اطلاعات و ثقافت حکومتِ پنجاب دا
ممنونِ احسان ہے۔ جیندے مالی تعاون
نال ایں رسالے دی طباعت ممکن تھی سگدی اے

تحریر. محمد [illegible]

پکھی واس ھک کامیاب سفر نامہ

[illegible] اصلاح وچ سفر نامے دی نکی جئیں تعریف ایں تھی سگدی ہے :-
" کہیں وی سفر دے دوران پیش آون والے تجربات تے مشاہدات کوں بیان کرن دا ناں سفر نامہ ہے "۔
سفر نامے وچ داستان جئیں حیرت اتے افسانے وانگوں چس موجود ہوندی ہے ۔ سفر نامے دا بیان کیوں جو او صداقت تے مبنی ہوندے ایں سانگے ایندے وچ اپنی گزرنی وہانی دی ساکوں چس وی ملدی ہے ، اتھاں سفر نامے تے افسانے دا جیڑھا بنیادی فرق پیدا تھیندے اوندے کیتے اے ہے جو سفر نامے وچ سفر نگار دی اپنی باطنی حیاتی ہوندی ہے جڈاں جو افسانے وچ واقعات دے حوالے نال کرداراں دی اندرلی حیاتی ہوندی ہے ۔
سفر نامے دیاں ڈو منڈھلیاں قسماں ہوندن :- ھک سفر نامہ جیندے وچ سفر نگار راہنمائی گھندے ہوئے سفر وچ آون والیاں سب معلومات ڈیندے پر او اپنے بارے وچ یا ذاتی تجربیاں دے بارے نیں لکھدا اے او معلومات ھین جیڑھیاں او کوں عام طور تے TOUREST - DEPART توں حاصل تھی سگدن اے ھک قسم دی گائیڈ GUIDE-BOOK ہوندی ہے ۔ سفر نامہ لکھن لگیاں جیڑھیاں چیزاں بطور لوازمات ورتیاں ویندن انھاں وچوں سفر نگار دا تجربہ ، مشاہدہ اتے تخیل کار فرما ہوندے ۔ ایں توں انج او تکنیکی سطح اتے جزئیات نگاری ، جزبات نگاری اتے ونکو ونکی شیواں دا پچھوکڑ وی ڈیندے ۔

ایں بنیاد تے اساں ممتاز حیدر ڈاہر دے سفر نامے کوں ڈیکھوں تاں انھاں تے وی ڈو بنیادی شرطاں انھاں تے وی لگدن جو کیا انھاں سفر کیتا ؟ انھاں سفر توں تجربات تے مشاہدات حاصل کیتے یا انھاں کوں مختلف کیفیتاں نال ، [illegible] پیا ؟

جے اساں انھاں شرطاں تے ممتاز حیدر ڈاہر دے سفر نامے دا نتارہ کیتا ونجے تاں اساکوں اے سفر نامہ روایتی تے محدود نظردے پر سرائیکی ادب وچ " پیت دے پندھ " توں بعد ممتاز حیدر دی اے ھک کامیاب تے سوہنیں [illegible] ہے ۔ کیوں جو ڈوجھیاں زباناں دے ادب وانگوں ساڈے شعری ادب وچ سفر نامے دی تاریخ انہویں صدی وچ خواجہ فرید دے " حج نامے " توں تھیندی ہے ۔ پر جدید نثری صنف دا منڈھ " پیت دے پندھ " توں تھیندے ۔ جیندے بعد ممتاز حیدر ڈاہر دا ناں آندے ۔ ممتاز حیدر ڈاہر دا سفر نامہ سرائیکی زبان وچ ھک نویکلا ودھارا ہے ایں توں پہلاں ساکوں سرائیکی نثری ادب وچ کوئی بیرونی سیاحت دا باقاعدہ کتابی سفر نامہ نیں ملدا ۔ انھاں بحیثیت ادیب ھمسایہ ملک ہندوستان دا کجھ ڈینہوار دا سفر کیتا اتے اوکوں تحریر وچ گھن آتے قاری کوں اپنے سفر

دا سنگتی بنائے ۔ سفرنامہ پڑھدیں قاری اے محسوس کریندے جو او خود وی لکھاری رلے ہندوستان دا سفر کریندا ہے ۔

ممتاز حیدر ڈاہر اے سرائیکی زبان دا اتنا سوکھا تے سلیس سفرنامہ ہے جو تحریر کوں پڑھن وچ ھک عام قاری کوں اوکھ پیش نیں آندی سفرنامہ پڑھ تے قاری کوں محسوس تھیندے جو لکھاری نے اپنے سفر وچ کوئی گالھ اودھر نیں رکھی بلکہ قاری کوں مطمئین کرن دی کوشش کیتی ہے ۔

۱ ۔ اپنے سفر دے پہلے مرحلے وچ انھاں سرحدی داخلے دیاں اوکھراں تے مشکلاں دا ذکر موثر اتے تفصیلاً کیتے پر " امرتسر " دا تعارف تے پچھوکڑ بیان نیں کیتا شاید اتھاں اوکوں تفصیلی مطالعے دا ویلا نہ ملیا ہوسی ۔ انھاں دوران سفر، سفری دری وچوں جیڑھا کجھ ڈٹھا یا لبھیندے چڑھدے ٹر دیں ڈٹھا تھولا جئیاں بیاں کر چھوڑیا ۔

۲ ۔ اگلے مرحلے وچ جیڑھے ویلے لکھاری " دہلی " وچ آندے تاں او دہلی دا تھولا جئیاں تاریخی پچھواڑ بیان کریندے اتھاں لکھاری دہلی دی سماجی تے تہذیبی حیاتی کوں تفصیلاً بیان کریندے لگدے جو اوندی مشاہداتی قوت اتنی تیز ہے جو فطری حسن دے نال نال نقلی حسن دی وی ابھرویں عکاسی ملدی ہے جیویں ،

"کناٹ پیلس دیاں چٹیاں کھیر اچیاں عمارتاں اسماناں نال سرلکاری کھڑیاں ھن ادھ وچ پھل بوٹے رونقاں لائی کھڑے ھن ۔ میدان دے چودھارویں وڈیاں وڈیاں عمارتاں ھن جنھاں وچوں کئی سڑکاں نکلتیاں پیاں ھن ۔ "

لکھاری دا مشاہدہ اتے بیان اتنا مکمل اتے ابھرواں ہے او اوں مقبرہ ہمایوں وچ مغل خاندان دی قبراں کوں ڈٹھا تاں آہدے ،

" قبریں والے ہال وچ چمچٹے اڈدے ودے ھن اتے فرش تے وٹھوں دے ڈھگ لگے پئے ھن ، ظل الہی مزار دی بے چارگی تے قبر دی حالت ڈیکھ تے افسوس تھیا ۔ "

ایویں ای اردو دے سفرنامہ نگار " ڈاکٹر حسن اختر ملک " نے اپنے سفرنامہ " ایک ہفتہ دہلی میں " وچ لکھے جو انھاں اپنے سفرنامے سانگ روایت نال مضبوطی نال گنڈھے ۔

" قلعہ آگرہ میں موتی مسجد کا حال دیکھئے ---------- قلعہ کی سب سے اعلی اور عجیب مسجد ویران پڑی ہے ، پانی تک موجود نہیں لگتا تھا جو اسے نماز کے لئے استعمال ہی نہیں کیا جاتا ---------- "

ایں سفرنامے وچ محسوس تھیندے، جو لکھاری دی توجہ دا مرکز اپناں تاریخی تے تہذیبی اتے مذہبی ورثہ ہے ۔

اینویں ای اردو وچ حسن رضوی " دیکھا ہندوستان " نے وی بھارت کوں نظر توں تائیں پچاون کیتے اپنے جذبات ، احساسات ایں سفرنامے وچ پیش کیتن اتے ہندوستان دی تہذیبی ، سماجی ، ثقافتی تے ادبی حیاتی کوں

آکھیں ڈٹھا ۔ حسن رضوی وی ممتاز حیدر ڈاہر وانگوں ہندوستان دی مسلم تہذیب دے قدیم ورثے دے جانو دا جذبہ رکھدے جیڑھا اوندے سفر نامے توں صاف نظر دے ۔

ایویں ای اپنے اگلے مرحلے وچ لکھاری " جے پور " ویندے تاں پہلے لکھاری اپنے تحریری صفحے اتے شہر دا تھولا جئیاں تاریخی ، ثقافتی پچھوکڑ بیان کریندے ۔ اتھاں لکھاری نے دوران سفر تاریخی عمارتاں دا تفصیلی مطالعہ کیتے جیندا نقشہ اوں ایجھا بدھے جو عمارت ہے تاں اوندا بناوٹی خاکہ جے میوزم ہے تاں اوندیاں چیزاں دا نقشہ قاری دے سامنے مکمل تھی کرائیں آویندے ۔

جیویں " سٹی پیلس " دا تذکرہ کریندے اوندا تھولا جئیاں تاریخی پچھواڑ ڈسیندے ۔

مبارک محل دا نقشہ بدھیندے :-

" مبارک محل وچ کپڑے ، پوشاکیں تے آلات موسیقی دا ذخیرہ ء اے محل ۱۹۰۱ء وچ " راجہ مادھو سنگھ " نے بنوایا نواں شہر بنن توں بعد " راجہ جے سنگھ " سارے محکمے سٹی پیلس گھن آیا اتے اتھاں دی زبان فارسی دی جاتے ہندی رکھیونس ۔ رنگ خانے تے توشہ خانے وچ رنگائی تے سلائی دا کم تھیندا ھا ۔ ایں توں علاوہ بنارس دا سونے دا بروکیڈ ، کشمیری شالاں ، پشمینے ریشم ، سانگانیر دے بلاک تے چھپائی آلے کپڑے ، ڈھاکہ دی ململ دی سوہنی چون وی اتھاں رکھی ہوئی ھئی ۔ "

ایویں لگدے جو اتھاں سفر نگار نے جو کجھ ڈٹھا اوکوں لفظاں وچ قاری سامنے کھنڈا تے رکھ چھوڑے ۔

ایویں اپنے سفر دے اگلے مرحلے وچ لکھاری نے آگرہ ، فتح پور سیکری دا ثقافتی تے تاریخی پچھوکڑ بیان کیتے ۔ آگرہ وچ انھاں دی توجہ دا مرکز " تاج محل " تے فتح پور سیکری شہر دا مطالعہ " بھٹہ واہن " بہاول پور ریاست دی ھک تاریخی ہستی " فیضی " دی شخصیت دے حوالے نال کریندن جیندا ھک تعارف ایں حصے وچ ملدے ۔ اپنے سفر نامے دا منڈھ بدھیندے ہوئے اپنے نال سفر کرن والے سنگتیں دا حوالہ وی ڈیندے پر اتھاں او انھاں دا تعارف نیں کروندا نہ انھاں دے بارے بعد وچ کجھ ڈسیندے ایویں ای دوران سفر سفر نگار انھاں ادیاں دا تفصیلی تعارف نیں کروندا جنھاں ناں اوندی تفصیلی ملاقات تھیندی ہے ۔ دوران سفر صرف ھک ادبی محفل دے کتھائیں انہاں دا تفصیلی حوالہ نیں ملدا کہ اے لوک کون ہے اتے لکھاری نال انھاں دی ملاقات کیڑھے موڑ تے رہی ہے اے اوندے دھرتی دے واسی ھن ۔ حالانکہ پاسپورٹ تے ویزے دے حصول وچ لکھاری دے سفر وچ انھاں ادیاں ناں ملاقات وی ھئی ۔

ڈوجھا اے جو انھاں اہم چیزاں کوں روایتی انداز وچ پیش کر ڈِتا ۔ جیویں میوزم دی سیر کیتی تاں قابل ذکر چیزاں دے ناں لکھ ڈتے ایندے وچ انھاں دا مشاہدہ خارجی سطح تے ھئی داخلی سطح تے بھوں گھٹ ہے ایویں لگدے جو انھاں کوں تاریخی عمارتاں ، مقامات کوں باریکی نال ڈیکھن دا ویلہ نہ ملیا ہووے جے انھاں کوں وقت

ملدا تاں شاید او تفصیلی بیان کریندے ۔

ایویں تاریخی شہر عمار تاں دی سیر کیتی ہے تاں اوندا تاریخی تے ثقافتی پچھواڑ بیان کر چھوڑیا اتے اپنے جذبات دا اظہار بہوں گھٹ ہے ممتاز حیدر ڈاہر سفر نامے دی تکنیک کوں ورتیندے ہوئے لوکاں نال ملدے انہاں نال گالھ مہاڑ کر تے محلات تے تاریخی مقامات نال رلوڑ کہانیاں سٹریندے تے معلومات کٹھی کریندے تاں اے بہتر سفر نامہ ہووے ہا ۔ ایندی ھک خامی اے وی ہے جو انہاں کجھ گھنٹیاں (جمع گھنٹے)دے دوران سفر سکھ تحریک دی تردید کیتی حالانکہ سکھ تحریک دے سیاسی حالات دا جائزہ گھنن کیتے وقت دی ضرورت ہوندی ہے ۔

ھک بئی چیز جو سفر نگار کریندے ہوئے مختلف مناظر دی فوٹو گرافی کریندے اتے اوندا مشاہدہ لفظاں وچ پوری تفصیل نال بیان کریندا ویندے اچانک او آہدے " جو میں اپنے ہوٹل ول آیم۔۔۔۔ "

ھک بئی گالھ جو ایندے تجسس دی خوبی گھٹ اے حالانکہ سفر نامہ ایں واسطے لکھیا ویندے جو اساں نویں ملک دی تہذیب اتے ثقافت بارے جان سکوں اتے اوں ملک تے اپنے ملک دی تہذیب تے ثقافت دا نکھرا محسوس کر سگوں ۔ ہے سفر نامے وچ " تجسس " نئیں ملدا تاں ول اے اوندے مجموعی تاثر کوں گھٹ کر ڈیندے ۔

چوتھی وڈی خامی اے جو سفر نگار " فتح پور سیکری " شہر دے حوالے نال مغل بادشاں محمد اکبر دے اہل کار نیضی دا جیڑھا بنیادی تعارف کروبندے او مذہبی اقدار توں بغاوت ہے ۔ جڈاں جو بعد وچ او ایکوں وڈا آدمی تے عظیم انقلابی وی آکھ گئے ۔

شاید لکھاری دیاں ھمدردیاں اپنے علاقے دے حوالے نال ایں شخصیت نال ھن ۔ حالانکہ ابتدائی تعارف کنوں اوندے بارے عجیب خیال قاری دے ذہن وچ چبھدے ۔

مکدی گالھ جو ممتاز حیدر ڈاہر دا اے سفر نامہ سرائیکی دے نثری ادب وچ ھک سوہناں ودھارا ہے ۔ جیڑھا گٹریل سفر نامے وچ ھک سوہنی تے کامیاب کوشش ہے اتے امدڑ کامیاب تحریر کیتے سوجھلے دا کم ڈیسی ۔

تنقیدی پوائنٹ ، عبدالمجید چوہدری ۔

تحریر اللہ بچایا خان عنبر
مبارکپوری

نویں رنگیں دا شاعر ممتاز حیدر ڈاہر

ممتاز حیدر ڈاہر اتے صدیق طاہر اساڈی سرائیکی دھرتی کوں چھوڑا کر گن - ایہ ڈو عظیم ہستیاں اساڈی سرائیکی داماں ھن - اساڈاں مان فخر تے ناز مکلا گے - ایں روندی پٹیندی دھاڑاں مریندی دھرتی دے غم وچ اساں سبھے سرائیکی وسنیک شریک ھیسے - اساڈا بھوں وڈا نقصان تھی گئے - ہک ایجھی وتھ پئے گئی ءِ- جیڑھی صدیاں تئیں پوری نہ تھی سکسی - ایہ وتھوکیاں اساں کوں ہنجھوں دے ہار پوائی رکھسن -

ھئے ھئے ممتاز حیدر ڈاھر تیڈی جوانی دا غم ءِ- تیڈے نکھڑن دا وڈا ارمان ءِ- تیڈی موت تیڈے نکھیڑے کوں اَدھ مُوا کر ڈتے - اساڈے ہاں پھٹوڑی تھی گن - روح زخمی زخمی ھن -

سرائیکی وسیب دا ہر شاعر ادیب تیڈے نکھڑن دے غم وچ مونجھا مونجھا تے سوگوار نظر دے - سرائیکی ادیباں تے شاعراں تے ہک مونجھ دی چادر ترٹیج گئی ءِ- اساں کوں سرائیکی وسیب دیاں ہواواں وی مکاناں پیاں ڈیندین - بھٹہ واہن جیڑھا ممتاز حیدر دے ناں نال سجھ وانگے بکھدا پیا ہا- اج ڈیوے وانگ بجھا بجھا جا پدے - موسماں اتے ویرانیاں تے اداسیاں ھن - سرائیکی شاعری چھوری تھی گئی اے - سرائیکی دے باغاں بہاراں اتے پھلاں تے بے رونقی آ گئی اے - کھل ہاسے تے مسکاراں کنڈ ولا گن - پونبلاں دی بہار مک گئی اے - سرائیکی ادب کوں نویں نویں ویس پَواون آلیاں سوکھڑیاں اساکوں جدائی دا اَن مٹ داغ ڈا گن -

ممتاز حیدر ڈاہر ہک مہاندرے نینگر لکھاری ھَن - انہاں دا سوچ سفر سنجاپُو نکھریا نکھریا تے سرکڈھواں ھے - انہاں دے تخیل دی اڈاری بھوں اچی ھے - او سرائیکی ادب دے وَن تے بیٹھا ہویا بلبل اپنے وسیب دے گاون گاندا جاپدے - او وسیب دے ڈکھ درد کوں آپنا ڈکھ درد سمجھدے ، ہک کھرے شاعر دی نشانی وی ایہا ھے جو ڈوجھیاں دے ڈکھ درد کوں آپنا سمجھے -

ممتاز حیدر ایں دور دے سچے تے کھرے جزبیاں دا شاعر اے - اُو ترسی دھرتی دا سٹھرو اے - او تتی ریت دے ڈہراں اتے ترسے ٹبیاں دا راہ وٹا اُو پندھیڑو اے - اُوندا بُت پکھروپانی اے - صحرا دی تتی ریت وچ پیر چھالے چھالے ھن - تھکیا نھیں - ہمت نھیں ہاریا - ترسی دھرتی دی ترسہ مکاوَن چھندے -

ممتاز حیدر ہاڑ دی تتی دُپ تے لُکھ دے ساڑو جھولیاں دی پرواہ نی کریند - او کہیں ٹھڈے وَن دی ٹھڈی

جمں دا اولا نی ٹھندا ۔ بلکہ لُکھ تے دُھپ دا جرات نال مقابلہ کریندے ۔ آپنی تسی دھرتی کوں پانی نال رجاون چھندے ۔
لکھدن ۔

سراب ڈیکھ تے پانی دیاں خواہشاں جاگیاں
نہ جھڑ ڈکھایا کتھئوں منہ نہ بارشاں جاگیاں
اکھیں ست سمندر پیون ہونٹیں دے مقسوم اچ تس ء
تھل ء چھالے ھن اگرس ء نیہہ دا موہت اچ مینہ دے وس ء

ممتاز حیدر صحرا دی تتی ریت تے ٹُردے ٹُردے دوستاں وچ آ تے ناصحانہ انداز اختیار کریندن اتے آہدن ۔

لفظ زخم بن ویندن توں نہ زخم لاویں ہا
گالھ کرتے سو چیاہئ سوچ الاویں ہا

اُو کہیں دا دل نی تروڑن چھندے ۔ او آہدن جو تلوار دے پھٹ کنوں زبان دا پھٹ جھکاتے ان چھُٹ ہوندے ۔ او آہندن بولن توں پہلے سوچ گھدا کرو جو کہیں دی دل آزاری تاں نہ تھیسی ۔ زبان تے الادا پھٹ کہیں دوا یا مرہم نال نہ ملدے نہ چھٹدے ۔ ہر دم ساوا تے تازہ رہندے ۔
زمانے دی بے ثباتی کوں ڈہدیں آہدن ۔ ایہ ترائے شعر ڈیکھو۔

اتھاں دستور ھے چُپ رہون دا
کون اچ ول اتھاں بولن آ گن
گالھ گالھ اچ تیڈا ناں گھندے ھن
لوک وی زخمیں کوں چولن آگن
ول وی اوندی یاد دے قاصد حیدر
تے دردیں کوں دھندھولن آگن

ممتاز حیدر سئیں ۔ اُنہاں لوکاں کوں وی نھیں بھلایا جنھاں آپناں جاناں وطن کیتے قربان کیتیاں ھن ۔ آ
ہدن جو:۔

دُعا دے الفاظ ہن انہاں کان سب لبیں تے
جنہاں صلیبیں تے چاڑھیا خود کوں جہان کیتے

اُنہاں جانثاراں کوں نذرانۂ عقیدت پیش کریندیں آہدِن :۔

اساڈیاں غزلاں ، اساڈیاں نظماں تیڈی نذر ھن
اساں کنیں جیڑھا کجھ وی ہاتیکوں دان کیتے

اج کل دے مطلب پرست حالات کوں ڈیہدیں ہوئیں آہدن :۔

ساہ گھندوں تاں رشوتاں ڈے تے
دور جو ھے سفارشاں دا
سچ دی سولی تے چڑھ کرہیں حیدر
تروڑ ڈے جال بندشیں دا

سچا اُنس تے پیار دلاں کوں تسخیر کریندے ۔ پتھر دل توں پتھر دل بندہ کھرے اُنس نال پڑھیا ونج
سگدے ۔ پر مطلب پرستی اَتے لوبھ لالچ نہ ہووے ایں واسطے آہدن جو:۔

اُٹھ ضرور اساکوں مگر خلوص دے نال
بے نفرتاں وی کرو تاں محبتیں وانگے

راہزنی ۔ چور بازاری ۔ بدامنی ۔ ملاوٹ ۔ ناجائز منافع خواری اتے بے انصافی کوں ڈیہدیں ہوئے آہدِن ۔

گواہ کنیں کوں بناوں کیں کنوں منگوں انصاف
تمام شہر نظر دا ہے قاتلیں وانگے

وستی دے جاہل ست نکمیں تے نشائی نوجوانیں کوں سمجھاوݨ دی گال کریندن تاں او نشائی ہوٹ کریندن ـ شور مچیندن اتے بول مریندن ـ کیوں جو سچ انہاں کوں کوڑا لگدے ـ ایں واسطے مرحوم فریندن :ـ

میں حیراں ہاں گونگئیں دے ایں شہر دے وچ
میڈے سچے بول اتے کئیں بول ڈتے

ول آپݨی نوجوان نسل کوں پوماء دی نشان ـ اہمیت ـ ڈکھ ـ کشالے سمجھیندین ہوئیں آہدن :ـ

خود سڑدے رہ گے سے تتی لکھ دے وچ
تیں تے سارے موسمیں داوگ کھول ڈتے

ممتاز حیدر مرحوم نے آپݨی شاعری وچ نویں نویں رنگ پیدا کیتن ـ انہاں عام روایات توں ذرا ہٹ تے شاعری وچ نویں نویں رنگ پیدا کیتن ـ انہاں لفظ لفظ اتے حرف کوں شعر دا روپ ڈتے ـ انہاں سمندر کوں ہک کشکول وچ بند کر ڈتے ـ انہاں دے ہک شعر وچوں کئی کئی مطلب نکلدن ـ ایہ ڈو شعر ملاحظہ فرماؤ۔

انھیں دیاں شاخاں اساڈے کن سولیا بنیاں ہن
جنہاں درختیں کوں خون ڈے تے جوان کیتے
ایہ گالھا کون ء جئیں کالی رات دے وچ
ابھرن والے سجھ دا قصہّ چول ڈتے

ممتاز مرحوم ہک دوست دی بے مروتی اتے بے رخی دا کجھ ایں طرحاں نقشہ چھکدن ـ ایہ شعر ملاحظہ فرماؤ۔

جئیں دا نشہ ہا کڈھیں تیز شرابیں جیھا

تن اوھیں جسم دا منظر ہے عذابیں جیھا

دوجھا شعر دوست دی بے مروتی دا ڈیکھو۔

جنہیں دی امید تے دریا ویں دی سنگت چھوڑی
او سمندر وی نظر دا ہے سرابیں جیھا

آپ دے نزدیک زندگی محنت اتے کوشت دا ناں ہے۔ آپ ہر انسان کوں آہدن خیالی پُلاہ پکاون دا ویلا کائنی۔ اُٹھی اہر کر عمل دا ویلا ہے۔
شعر ڈیکھو:۔

جاگدی اکھ کوں خواب ڈکھیسیں کتنے تئیں
توں آخر خود کوں وِندلیسیں کتنے تئیں

دل آپنے وسیبی جواناں کوں آہدن۔ لگن اَتے شوق دے جذبے وچ کہیں آڑتے نہ کھڑ۔ ہر رکاوٹ کوں تروڑتے کوں اگوں تے تھی اگاں ودھ۔ شعر ڈیکھو۔

عشق دے وچ دیواریں دی تعظیم نہ کر
اپنی ذات دی نفی کریسیں کتنے تئیں
ہر چہرے دا اپنا موسم ہوندا ہے
ہک موسم دی تانگھ رکھیسیں کتنے تئیں

ممتاز حیدر مرحوم نے معاشرتی۔ معاشی اَتے سماجی ہر موضوع تے قلم چاتے۔ انہاں لوکاں دے وگڑیئے ہوئے طور طریقے ہاں ساڑ مسئلے وڈے سوہنے طریقے نال پیش کیتن۔ ذرا شعر تے نظر بھنواؤ۔

جیڈے وی دید کروں ایہو تماشہ لگدے

شہر مقتل اُتے ہر آدمی لاشہ لگدے لوک مُردے وِدن
اینویں جیویں نندراج ہووِن
میکوں ایں شہر اُتے دیمہ دا سایہ لگدے

عشق محبت تہ چاہت ایجھے جذبے ھن جیڑھے ہر ذی روح اُتے ہر جاندار وچ موجود ھن ۔ ممتاز حیدر نے آپنے وکھرے تے نویکلے انداز وچ حسن دی مَن بھاونی عکاسی کیتی اے شعر ڈیکھو:۔

جے رات رات تیڈے وال وال وچ آوے
تاں چندر کیوں نہ ستاریں دے جال وچ آوے
میڈی زبان دے سب لفظ اوندا ترکہ ھن
جے سب بلاواں تاں او گال گال وچ آوے
نکاتے زلفیں دے جھڑ وچ او چندر کوں حیدر
اساڈے نال کریسی شرارتاں کے تئیں

ممتاز حیدر نے سرائیکی زبان دے ٹھیٹھ لفظاں وچ جیڑھی منظر کشی کیتی ہے ۔ او انہاں دی عظمت دا ثبوت ہے ۔ چھکڑا ِچ شعر پیش کریندا ں ۔

وا جھولا وی تیڈے پیر دا دبکار لگے
ھن تاں رستہ وی تیڈا ڈیکھنا دشوار لگے
دل ایویں تیڈی جدائی تے تڑپ اٹھدا ہے
جیویں ستے ہوئے کوں تلوار لگے
حسن جے پردہ ہٹا تے نور افشانی کرے
عشق دا ء فرض ہے او چاک دامانی کرے
ہے کوئی ، جیڑھا میڈا سنیہا اونکوں ڈیوے جو او
میڈے دل دی نگری دے اُتے آ تے سلیمانی کرے

تحریر ۔۔ ملک جاوید اقبال

ممتاز حیدر ڈاہر دی سفر نامہ نگاری

ایں دھرتی تے انسان دے وجود دے نال ہی اوندا سفر شروع تھی گیا ھئی ۔ جیویں جیویں انسان ترقی دیاں منزلاں طے کریندا گیا ۔ اوندا سفر وی ودھدا گیا ۔ کہیں وی علاقے وچوں لنگھ کے اتھوں دے حالات لکھن دی روایت زمانہ قدیم چلی آندی ہے ۔ ایندی ابتدائی شکل زمانہ قدیم دے بادشاہواں دے واقع نگار دیاں تحریراں دی صورت وچ ھئی ایں روایت دی ابتدا کڈن شروع تھئی ۔ ایندے بارے وچ حتمی گالھ نئیں آکھی ونج سگیندی لیکن مصر تے یونان دے بادشاہ جیڑھے ویلے چلدے ھن تاں واقع نگار انہاں دے واقعات کوں قلم بند کریندے ہن ۔ قبل مسیح وچ اساکوں سکندر دے زمانے وچ وی ہیروڈوٹس جئیں مورخ دی صورت وچ سفر تے تاریخ دے واقعات کوں قلم بند کرن والے لوگ ملدن ۔ گو انہاں دا مقصد صرف تاریخ دے واقعات لکھن ھئی اساں ایکوں سفر نامے دی ابتدائی شکل آکھ سگدے ھیں ۔ یونانیاں دے بعد عرب دور آندے تاں اساکوں ابن حوقل تے بخاری مقدسی جئیں سیاحواں دیاں تحریراں ملدن ۔ ایہ لوگ جیڑھے علاقے دا سفر کریندے ھن ۔ اتھوں دے حالات و واقعات کوں تحریر وچ گھن آندے ھن وقت دے نال سفر نامہ لکھن دی ٹیکنیک وچ وی تبدیلی آندی گئی ۔ تے موجودہ زمانے وچ ایندے اندر معلومات دے نال نال تفریح دا سامان وی میسر کیتا ویندے ۔ اردو زبان وچ اشرف کمبل پوش جئیں لوگ اساکوں ابتدائی سفرنامہ نگار دے طور تے ملدن ۔ سفر نامہ لکھن دی ایہ ریت سرائیکی وچ وی مقبول تھئی ۔

سفر نامے کیتے جیڑھیاں ڈوں بنیادی شرائط ھن انہاں وچوں پہلی گالھ ایہ ہے کہ بندے نے سفر کیتا ہویا ہووے ۔ تے ڈوجھی گالھ ایہ ہے کہ ایں سفر توں اونیں تجربات تے مشاہدات وی حاصل کیتے ھوون ۔ یعنی او مختلف کیفیات نال دو چار تھیا ھووے ۔ سفرنامے لکھن وچ جیڑھیاں چیزاں بطور لوازمات استعمال تھیندن اوندے وچ سفر نامہ نگار دا مشاہدہ ، تجزیہ تے تخیل کار فرما ھوندے ۔ ایں توں علاوہ تکنیکی سطح تے سفرنامے وچ جزیات نگاری تے جذبات نگاری دا وی بہوں عمل دخل ھوندے ۔ مختلف چیزاں دا پس منظر ، کیفیات اتے رویاں دا حوالہ وی ایندے وچ ملدے ۔ سفر نامہ لکھن دے بعد ایہ ڈٹھا ویندے کہ سفر نامہ نگار نے اوں سفرنامے توں کیا حاصل کیتس اتے کتنا حاصل کیتس ۔ یعنی لوگاں دے بارے وچ تجربات ، مشاہدات تے اتھوں دے واقعات توں [illegible] [illegible] ۔ سفر نامہ نگار کیتے معلومات دا کامل ہے ۔ جتیاں زیادہ معلومات دا ذخیرہ ھوسی اتنا ہی سفرنامہ معلوماتی [illegible] ۔ سفر نامہ نگار کوں اوں ملک دی روایات ، تہذیب ، ثقافت تے لوگاں دے رہن سہن دے طریقیاں توں [illegible] واقف ھوون ضروری ہے ۔ ہک چنگے سفر نامہ نگار کیتے ضروری ہے کہ او ادب تے معلومات [illegible]

خوبی نال رلے گھن کے ٹرے۔

سفر نامے لکھن دی روایت سرائیکی ادب وچ باہر توں آئی۔ انگریزی تے اردو ادب دی طرح دنیا دیاں بہوں ساریاں زباناں وچ خوبصورت سفرنامے لکھے گن۔ سرائیکی ادب وچ سفر نامے دی روایت کوں بہوں پرانی ڈسے نی۔ لیکن ڈاکٹر مہر عبدالحق نے اپنی کتاب "مزید لسانی تحقیقات" وچ تنقید وی کیتی ہے۔

سرائیکی زبان دی ہک قدیم تحریر "حج" دے نال دی جیڑھی کہ منظوم شکل وچ ملی ہے۔ ایکوں سرائیکی زبان دا پہلا سفر نامہ آکھے۔

باقاعدہ طور تے سرائیکی ادب وچ اساکوں جیڑھا سفرنامہ ملدے۔ اور اسماعیل حمدانی دا "بیت وے پندھ" ہے۔ ایں سفرنامے کوں اسماعیل حمدانی نے شعور تے لاشعور دے آئینے وچ رکھ کے لکھے۔ ایہ سفر نامہ ملکی سفر تے مبنی ہے۔ جیندے وچ انسانی اقدار تے ماضی دے انسان دی تہذیب کوں موضوع بڑایا گئے۔ ایں حوالے نال ایندے وچ سفرنامے دیاں خصوصیات بہوں گھٹ ھن۔ ایں توں بعد سرائیکی ادب وچ ممتاز حیدر ڈاہر دا سفر نامہ "پکھی واس" سامنے آندے۔ جیڑھا اپنے تخلیقی صلاحیتاں دی بنیاد تے ہک خوبصورت سفر نامہ ہے تے سفر نامے دی تعریف تے مکمل طور تے پورا اتر دے۔ سرائیکی دا تریجھا سفر نامہ سجاد حیدر پرویز دا "ویندیں وگدیں" ہے۔ ایہ سفر نامہ جاپان، چین تے تھائی لینڈ دے سفر نامے تے مشتمل ہے۔

ممتاز حیدر ڈاہر دا سفر نامہ "پکھی واس" سرائیکی ادب وچ ہک اہم مقام رکھیندے اوندا ایہ سفر نامہ اپنے پڑوسی ملک بھارت دی سیر تے مبنی ہے۔ بھارت دا سفر نامہ لکھن ہک خاص ذہنی تضاد دی وجہ بہوں اہمیت دا حامل ہوندے۔

بھارت دا سفر نامہ لکھن والیاں تے غور کروں تاں اساکوں ترائے قسم دے روئیے ملدن انہاں وچوں او لوگ جیڑھے بھارت توں ہجرت کر کے آئن او لوگ اپنے قدیم مکانات، علاقے تے اوندی تہذیب کوں گولن چاھندن۔ ڈوجھے او لوگ ہن جیڑھے تقسیم دے واقعات او تے روشنی پیندن۔ ایہ لوگ اپنے رویاں وچ انہاں تلخ واقعات دا بدلہ گھنن دی خواہش رکھیندن ایہ او لوگ ھن جیڑھے مشرقی پنجاب توں ہجرت کر کے آئن۔ لیکن جیڑھے لوک یو۔ پی دے علاقے توں آئن او احساس برتری دا شکار ھن۔ تریجھے قسم دے لوگ او ھن جیڑھیاں اپنی تحریراں وچ حب الوطنی دا جذبہ بہوں رکھیندن۔ تے ایہا چیز انہاں دی تحریراں تے غالب ہے۔"

سفر نامہ نگاراں دے انہاں ساریاں رونیاں کوں جیڑھے ویلے اساں ڈیدھے ہیں تے اوندا ممتاز حیدر نال [illegible] ڈیندے ہیں تاں اساکوں ممتاز حیدر دی تحریر وچ ایہو جیاں کوئی رویہ نظر نئیں آندا۔ کیوں جو ڈاہر اوں نسل نال تعلق [illegible] رکھیندا جیڑھی اتھوں آئی ہوئی ہے۔ بلکہ ڈاہر بھارت دی تہذیب تے رہن سہن دے حوالے نال [illegible] رکھیندے۔ اتھوں دی سماجی زندگی دا مطالعہ کرن دی کوشش کریندے۔ ایں سفر نامے وچ

موضوعات دے حوالے نال اساکوں اتھوں دے لوکاں دا معاشرتی رویہ، لوکاں دے آپس دے لین دین، روایتی انداز، شہراں تے تاریخی عمارات کوں موضوع بڑایا گئے۔

ذاہر نے اپنے سفرنامے دی ابتدا ملک اشعراء دے ھک فارسی شعر نال کیتی ہے۔

من بہ رائے میر دم کانجا قدم نا محرم است
از مقامے حرف می گویم کہ دم نا محرم است

جیندا ترجمہ کجھ ایں بڑدے کہ "میں ہک ایہو جئیں انڈھی راہ تے چلدا پیاں جیندے توں میرے قدم ناواقف ھن تے میں ھک ایہو جئیں جاء دا ذکر کریندا پیاں جیندے توں میں ناواقف ہاں۔

ممتاز حیدر ڈاہر دی کتاب دا پہلا باب۔ امرتسر ... سکھ تے سور دے عنوان نال شروع کریندے۔ تقسیم ہند دے وقت سکھاں نے ہندوواں دے شہر تے مسلماناں دے نال جیڑھا ظالمانہ تے غیر انسانی سلوک کیتا ھئی اوندی وجہ نال پاکستان وچ سکھاں دے خلاف خصوصی نفرت تے حقارت پائی ویندی ھئی لیکن ڈاہر صاحب نے اپنے ایں مختصر عنوان نال انہاں کوں ھک بہتر مقام ڈتے۔ ممتاز حیدر اپنے پورے سفرنامے وچ بہوں تیز چلدے۔ ایویں محسوس تھیندے کہ اوکوں بہوں جلدی ہے۔ او واقعات کوں مختصر انداز وچ پیش کریندے جیویں کہ میوزیم دی سیر کیتی ہے تاں صرف قابل ذکر چیزاں دا ناں لکھ ڈتس۔ اونیں محض سرسری طور تے انہاں چیزاں کوں ڈٹھے جیندی وجہ توں اوندا مشاہدہ خارجی سطح دا رہیے۔ اونیں تاریخی عمارتاں دی سیر دے دوران وی بعض جئیں تے صرف انہاں دا نقشہ پیش کر ڈتے۔ اوندے بارے اپنے جذبات دا اظہار بہوں گھٹ پیش کیتس۔ بعض جئیں تے جذبات اساکوں نظردن تاں او روایتی قسم دے ھن۔ میڈے خیال وچ ممتاز حیدر کوں چاہیدا ھئی کہ او سفرنامے دی ٹیکنیک کوں اپنیدے ہوئے لوکاں نال ملاقات کریندا تے تاریخی مقامات نال منسوب کہانیاں کوں سڑدا تے انہاں دے بارے بہتر معلومات اکٹھیاں کریندا۔ تاں بہتر ھوندا اساکوں ایہا معلومات یک رخے انداز وچ لگدن۔ ایویں محسوس تھیندے کہ ایہ تمام معلومات ٹورزم والیاں دیاں کتاباں وچوں گھدے گن۔ جیندے وچ اوندا ذاتی تجربہ شامل نئیں ھوندا خاص طور تے جے پور دا ذکر کریندے ہوئے۔ او رسمی گالھیں بیان کریندے تے ایں طرح تاریخ دا ہک رخ زیادہ بوجھل تھی ویندے۔ ممتاز حیدر انہاں معلومات کوں ادبی اسلوب نال ہم آہنگ کر کے پیش کریندا تاں چیزاں بہتر طور تے سامنے آندیاں۔ بعض جئیں تے حوالے مصدقہ کوئے نی جیویں کہ ہک جاء تے آدھے کہ "ہندوستان وچ ھک ہزار توں زائد زباناں بولیاں ویندن" ایہ گالھ صحیح کوئے نی بلکہ ممتاز حیدر نے سنی سنائی گالھ لکھ چھوڑی ہے۔

سرائیکی زبان وچ لکھے گئے سفرنامیاں وچ اپنی دھرتی نال محبت دا اظہار بہوں ملدے۔ اوندی وجہ شاید ایہ تھی سگدی ہے کہ اساڈے لکھاری اپنی ایں دھرتی توں انجھ نئیں تھیونا چاہندے۔ عام طور تے سفرنامہ نگار جیڑھے ویلے کہیں بنے ملک دا سفر کریندے تاں او ھک تہذیب تے ثقافت دا نمائندہ ھوندے۔ اپنی ادب تے زندگی دے

بارے نظریے دے لحاظ نال او ہک ملک دے سفیر والی کار ھوندے ۔ او جیڑھے ویلے بئے ملک دا سفر کریسی تاں اوندا اپنے ملک نال موازنہ کریسی اوندے حالات و کیفیات بھاویں سیاسی ہوون تے بھاویں معاشی تے معاشرتی اوندا اپنے ملک نال تجزیہ کریسی ایہ ھک فطری گالھ ہے ۔ جیڑھے ویلے بندہ اپنے ھک خاص ماحول کنوں باہر نکل کے دنیا دے کہیں وی بئی جاء دا سفر کریسی تاں جیڑھی شے او کوں اپنے توں اوپری لگسی تاں او اوندے او تے حیران تھیسی ۔ ایہ اوندے واسطے ہک نواں تجربہ ہوسی ۔ خاص کر ہک پاکستانی جیڑھے ویلے انڈیا دا سفر کریندے تاں ھک خاص اختلاف دے پس منظر دے تحت خاص نظریے نال اتھوں دے واقعات ، تہذیب ، ثقافت دا بہوں گہرائی نال تجزیہ کریسی ۔ جیویں کہ او ھک جاء تے گنگور دے تہوار دا ذکر کجھ ایں طرح کریندے ۔

" گنگور دا تہوار شیو دی زال گوری (پاروتی) دی یادگار ء تے فصل پکن دی رت وچ لگدے ۔ کنواریاں چھوکریاں تے نینگریں رنگ برنگے ویس وٹا سنگھار کر تے باغیں وچوں پھل تے ساول چڑین تے ول سر تے رکھے ہوئے ڈولیں وچ رنب تے گیت اکھیندیاں گھر ولدین ۔ گھر ولن ویلھے کنواریاں گوری تے شیو کنوں اپنی حیاتی کیتے سنگتی دے ملن دیاں دعائیں پندین تے پرنیاں اپنے اپنے جیون سنگی دی وڈی حیاتی تے سلامتی دی خیر منگدن ۔ "

ممتاز حیدر نے جیں خوبصورتی دے نال ہندوستان دی تہذیب تے تمدن دا بیان کیتے لیکن او اتھاں دی اپنی مٹی دی خوشبو کوں تئیں بھلیا ۔ اکوں بھٹہ واھن دی یاد بے قرار کریندی ہے ، تے بھٹہ واھن کوں او ھک تاریخی قصبہ دا درجہ ڈیندے ہوئے اوں روایت دا ذکر کریندے جیندے مطابق ملامبارک دے ڈوں چشم و چراغ ابوالفضل تے ابوالفیض فیضی بھٹہ واھن وچ پیدا تھئے تے ایں طرح او فخر دا تاثر ڈیندے ۔ تے دہلی دا تعارف کروندے ہوئے آدھے ۔ کہ " ہندوستان دی قدیم تے جدید تہذیب و تاریخ تے ثقافت دا وارث تے ہزاریں سالیں دے گزرے ہوئے لحظے دا گواہ دہلی ، جئیں کئی صدیاں تئیں اپنے سینے تے گزریاں ساریاں وارداتاں پرائے آثار دی صورت وچ ہتھیکیاں کر چھوڑیاں ۔ ھن اساڈے اکھیں دے سامنے ھا "

ممتاز حیدر ڈاہر دہلی کوں تاریخ دا ورثہ قرار ڈیندے ۔ دہلی وچ اونیں ۵ ڈینہہ قیام کیتا ۔ تے اوندے وچ اپنی مصروفیات دا ذکر کریندے ۔ بعض چیزاں دا او بہوں سرسری جائزہ گھندے اونیں او کوں تفصیل نال پیش نیں کیتا ۔ ممتاز حیدر نے بعض جہیں تے ایہ کوشش کیتی ہے کہ او تشبیہات دا استعمال کریندے ہوئے تصویر کشی کرے ۔ ھک جاء تے دفتر دے ھک منظر کوں ایں پیش کریندے ۔

" دری کھلی تاں اساڈے پاکستانی " شیدے " روایتی نظم و ضبط دا مظاہرہ کریندے ہوئے ایویں دری تے پکے جیویں گجھاں ڈھونڈھ تے ڈھندین " ۔

ممتاز حیدر ڈاہر دہلی توں جے پور دا سفر کریندے ۔ اوندے جے پور دا قیام بہوں اہمیت دا حامل ہے ۔ او اتھاں تاریخی مقامات دی سیر کریندے جیندے وچ مبارک محل ، چندر محل ، قلعہ امیر تے امبر محل تے خاص طور

تے ھوا محل شامل ھن ۔ انہاں تاریخی مقامات دا او تعارف وی پیش کریندے تے انہاں تاریخی پس منظر دی ڈسیندے ۔ تے انہاں وچ موجود میوزیم وچ رکھیاں ھوئیاں چیزاں دی تفصیل پیش کریندے ۔
مقبرہ اکبر اعظم ، تاج محل دا ھک تفصیلی جائزہ گھندے ہوئے آدھے کہ
" شاہجہاں تے تاج محل بنا کے آگرہ کوں وی امر کر ڈتا ۔ محبت دی عظیم یادگار دا ایہ شہر ھن مشینی تھی گئے ۔ "
ممتاز حیدر ایں توں علاوہ فتح پور تے واپسی تے امر تسر دی سیر کریندے تے سرسری طور تے اتھوں دے مقامات کوں وی بیان کریندے ۔ بہرحال اونیں جو کجھ ڈٹھا تے جو کجھ دل نال محسوس کیتا اوکوں اونیں سدھے سادھے لفظاں وچ انتہائی خوبصورتی تے سادگی دے نال بیان کر ڈتے ۔ ایویں ہی ہرن مینار ، گورونانک ، یونیورسٹی تے امر تسر دے بازاراں دا ذکر تفصیل نال کوئے نی ۔
ممتاز ڈاہر دا ایہ سفر نامہ ڈو حوالیاں نال بھوں اہمیت دا حامل ہے تاریخی حوالے نال اونیں اتھوں دیاں تاریخی مقامات کوں خوبصورت طریقے نال بیان کیتا ۔ ڈوجھا اتھوں دی سماجی معاشی تے تہذیبی زندگی دا بھوں گہرائی نال مطالعہ کریندے ۔ ممتاز حیدر نے اتھوں دیاں معاشرتی برائیاں کوں وی بے نقاب کرن دی کوشش کیتی ہے ۔ جیویں کہ او اتھوں دے لوکاں دی پسماندگی دا ذکر کریندے ۔ ہندوستان وچ غربت اپنی انتہا تے ہے ۔ جیندی وجہ توں کئی معاشرتی برائیاں وی جنم گھندن ۔ ممتاز حیدر غربت تے بے لبسی دی خوبصورت مصوری کریندے ہوئے لکھدے کہ ۔
" ہک سائیکل رکشہ لنگھیا تاں اوں کوں ہک عورت چلیندی ویندی ہئی عورت کیا ہئی ہڈیاں دی مٹھ ہئی ۔ پیٹ دا دوزخ بھرن کیتے انسان کوں جتنا جبر سہنا پمدے ۔ رزق دی ترسیل کنھاں توں کتنی سوکھی تھیندی ہے کتنیاں کوں ہک ہک دانہ چنن کیتے لہو ڈسکاونا تے جاں گھپاونی پوندی ہے ۔ ممتاز تے بھوں سوہنے طریقے نال اتھاں موجود طبقاتی ناہمواری کوں بیان کیتے ۔ غریب آدمی اپنے بیوی بچیاں دا پیٹ پالن کیتے مختلف وسیلے تلاش کریندے جیندی وجہ توں معاشرتی برائیاں جنم گھندن ۔ انہاں معاشرتی برائیاں وچوں ہک وڈی برائی رشوت دی صورت وچ ملدی ہے ۔ ممتاز اوں انسپکٹر C.I.D دا ذکر کریندے جیڑھا رشوت دا طلبگار ہے ، ایں توں علاوہ اونیں اے وی ڈسے کہ کسٹم دے عملے وچ تھوڑی بھوں رشوت چلدی ہے ۔ انسپکٹر C.I.D دی گالھ بیان کریندے کہ
" یو میڈی سیوا کر چھوڑو ۔ پچھے تساڈی منشا ہندوستان وچ جتھے ودے رہو ۔ میں گھر بہہ تے تساڈی حاضری لا چھوڑیندا راہساں ۔ اساں اوندے منصب کوں ویلیجن دے بدلے اوں دی محنت دا احساس کریندے ھوئے خیرات سمجھ تے اوں کوں نذرانہ ڈتا تے او خوش تھیندا باہر نکل گیا "
ممتاز حیدر اپنے ایں سفر نامے وچ ھک نوجوان نظر آندے ۔ جیویں کہ ھک نوجوان دے اندر جنسی بکھ

پیاس ، تے ہوس دا جذبہ ھوندے ۔ بالکل اوہو جذبہ حقیقی صورت وچ اساکوں ممتاز حیدر وچ نظر آندے ۔ جیڑھے ویلے وی او کہیں لڑکی کوں ڈیدھے تاں اوندے جذبات ابھر آندن تے او انہاں جذبات کوں للااں دا رنگ ڈیندے ۔ او کہیں جاء تے وی مولوی نہیں بڑدا پارسائی دا دعوی تیں کریندا بلکہ ھک انسان دے روپ وچ اساکوں نظردے ۔ دہلی وچ ھک جاء تے اوکوں ھک غیر ملکی لڑکی نظردی ہے ۔ اوکوں ڈیکھ کے او اپنے جذبات دا اظہار اِیں طرح کریندے ۔

" چکر لیندے ھک جاء تے آپوں تاں ہک ۱۷ - ۱۶ سال دی غیر ملکی ٹینگر دے ناقابل یقین حسن کوں ڈیکھ تے جیویں زمین نے اساڈے پیر پکڑ گدے اساں اپنیاں اکھیاں اوندے حوالے کر تے کھڑ گیوسے ۔ اوں کوں وی اپنے بے پناہ حسن دا احساس ھا او اساڈے نظریں دی تیکھاج تے تاپش دی پرواہ نہ کیتی ۔ اکھیں کوں زبردستی اوں دے چہرے دی تلاوٹ کنوں دستبردار کر تے اوں دا مکمل ملاحظہ کیتا ۔ بے انت حسن دے نال اوندے جسم دے تناسب تے سنھپ اساکوں پتھر کر چھوڑا ۔ او اویں گوڈیں تے کتاب رکھی مطالعے وچ ردھی رہ گئی تے اساں اوکوں پڑھن وچ اکھیں دا سفر جیڑھے ویلے اوندے جسم دے ہیٹھلے حصے تئیں گیا ۔ تاں اوندے سکرٹ کنوں اندر جھنے تئیں دید ویندی ہئی ۔ جسم ھی جسم ہا تے نظر ڈھیر اگوں تئیں گئی ۔ "

ممتاز حیدر اتھاں اپنے حقیقی جذبات کوں وڈی خوبصورتی نال بیان کیتے او خواہشات کوں ظاہر کرن دی ازادی رکھیندے ۔ لیکن ڈوجھے پاسے جیڑھے ویلے اساں ڈیدھے ہیں کہ او اپنے دوستاں نال " کیبرے " تئیں ویندا ۔ سنگتی پہلے کنوں گنی ہوئی صلاح دے مطابق کیبرے ڈیکھن ٹر گئے ۔ میں اپنے کمرے وچ اتے کجھ دیر پڑھدا رہ گیم ول دوستیں کنیں تے گھر خط لکھن دے بعد ننڈر آ گئی "

اتھوں ایہ ظاہر تھیندے کہ اوندے دوست جیڑھے ویلے ڈانس یا فلم ڈیکھن ویندن تاں او پرانیاں کتاباں تلاش کریندا پیا ھوندے ۔ حالانکہ اتھاں اوکوں مکمل جنسی آزادی ملدی ہے لیکن اوُ اتھاں گریز کریندے ۔ اتھاں ایہ ظاہر تھیندے کہ او ظاہری طور تے تاں حسن پرست ہے لیکن زیادہ ودھ کے گناہ دی دلدل وچ تئیں ویندا ۔ ایکوں اساں اوندی بردباری یا خاندانی پاکیزگی آکھ سگدے ھیں ۔ ایں توں علاوہ او اپنے ایں قیمتی وقت کوں کتاباں وچ گزارنا چاھندا ھئی ۔ تاکہ ایں تھوڑے جئیں وقت وچ معلومات دا ذخیرہ اکھٹا کر گھنے ۔ ایں کیتے او آخر وچ وی کتاباں دا بنڈل بدھ کے اپنے نال گھن آندے ۔

ممتاز حیدر ڈاہر کوں ادب نال بھوں لگاؤ ھئی ۔ دہلی دے وچ قیام دے دوران ھک ادبی تقریب وچ شبنم[۱] مناروی دی کتاب " پانی پر بہتا پھول " دی تقریب رونمائی ھئی ۔ ایں تقریب وچ ملبراج کومل ۔ محمود ھاشمی تے ثریا سعید مقالے پڑھے ۔ جڈاں کہ انیس دہلوی ۔ مخمور سعیدی ، جوگندر پال ، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ تے قیصر قلندر شامل ھن ۔ سفر نامہ نگار جیڑھے ویلے لٹریری کانفرنساں کوں سفرنامے وچ شامل کریندے تاں او سفرنامے دی

بجائے اپور تاڑ بن ویندے ۔ البتہ اگر کہیں مسئلے نال اوں کانفرنس کوں جوڑیا ونجے تاں بہتر ھوندے ۔ اتھاں ممتاز حیدر ڈاہر دا رویہ بھوں مودبانہ نظر آندا ہے ۔ جیندی وجہ اوندی ذاتی شخصیت ہے ۔ او انہاں ادبی شخصیات کوں بھوں ودھ کے بیان کریندے ۔ ایں سفرنامے وچ ھک ڈو جائیں تے او اپنے تے مزاج کنوں ھٹ کے تلخی دا اظہار کریندے جیڑھے ویلے او زبان دی گالھ کریندے تاں او آدھے کے اتھاں مردہ ، زباناں تے کم تھیندا پئے تے اساں زندہ زباناں کوں وی مارن دی کوشش وچ ھیں ۔

ممتاز حیدر ڈاہر دا تعلق سرائیکی دھرتی نال ہئی ۔ ہندوستان دی تقسیم دے وقت بھوں سارے ہندو تے سکھ ایں علاقے توں ہجرت کر کے بھارت گئے ۔

ممتاز حیدر ڈاہر دے ایں پورے سفرنامے وچ ھک خاص الجھن نظر آندی ہے ۔ او اوندے دوستاں دے بارے وچ ہے ۔ اونیں اپنے دوستاں وچوں سوائے کتھائیں کتھائیں شفقت رضا دے باقی کہیں دوست دا تعارف نئیں کرایا ۔ لیکن ایندے وی زندہ تے متحرک هوون دا کوئی ذکر کوئے نی اوندیاں گالھیں توں کئی دفعہ انہاں دوستاں دے کیبریا فلم تے و نجن دا ذکر کریندے ۔ لیکن انہاں دے گالھ توں ایں گالھ دا پتہ لگے کہ او اتھوں صرف شفقت رضا نال گئے ھن ۔ باقی کوئی دوست نال نہ ھئی ۔ لہذا ایہ گالھ الجھن دا شکار کریندی ہے ۔ ایں توں علاوہ اونیں ہوٹل دا کرایہ ، کھانے دا بل ، تے سفر وچ قیمت دا تعین نیں کیتا ۔

اسلم رسولپوری آدھن کہ

" پکھی واس ہندوستانی لوکیں دی عام زندگی تے انہاں دی پاکستانیں ناں محبت درح سوہنے واقعات دا اظہار وی ھن ۔

مشہور ہے کہ سیاح تے شکاری بھوں کوڑ مریندن لیکن ممتاز حیدر نے ایں آکھان کوں کوڑا کر ڈتے کہ کیونجو کتاب بھوں دیانت داری نال لکھی گئی ہے ۔ تے ایندے وچ اپنے تے غیراں دے عیب ثواب کوں کہیں کمی بیشی نال پیش نہیں کیتا گیا ۔ پوری کتاب وچ تسلسل اتے روانی ہے ۔ طرز تحریر بھوں موثر ہے جیڑھی کہ دل کوں بھوں بھاندی ہے ۔

ڈاکٹر اسلم ادیب صاحب آدھن کہ

ممتاز حیدر دا سفرنامہ پکھی واس فنی لحاظ نال ہک معلوماتی ، شعوری تے سائیٹفک اسلوب تے مشتمل ہے "

بہر حال ممتاز حیدر دے ایں سفرنامے دے وچ تخلیقی اسلوب کوئے نی یعنی ھک نویں تجربے کوں نویں طریقے نال ڈیکھن تخلیقی اسلوب ہوندے ۔ ایں توں علاوہ ایندے وچ استعارات تے تشبیہات دا استعمال وی کوئی نی ۔ البتہ رواں اسلوب تے ممتاز حیدر دا ایہ سفرنامہ سرائیکی زبان و ادب وچ ھک وڈا مقام رکھیندے ۔ تے ہمیشہ کیتے ممتاز دے ناں کوں سرائیکی ادب وچ زندہ رکھن دا باعث ہے ۔

ممتاز حیدر کوں سیاحت دا بھوں شوق ھئی ۔ ممتاز حیدر ملکاں دی سیر کیتی تے اتھوں دی تہذیب تمدن

کوں جیڑھی نظر نال ڈیکھون تاں اوندا اظہار اپنے قلم دے ذریعے کریندن ۔ ممتاز حیدر پکھی واس جئیں خوبصورت سرائیکی تخلیق لکھن دے بعد ھک دفع ول " نویں آسمان تلوں " دے نال اپنے قلم دا جادو جگاون چاھندے ھن ۔ انہاں دا سفرنامہ پکھی واس بھارت دی سیر تے مبنی ہے لیکن " نویں آسمان تلوں " سنگاپور ، ہانگ کانگ میکاو تے بنکاک دی سیر تے مبنی سفرنامہ لکھن چاھندے لیکن قدرت نے مہلت نہ ڈتی تے اوکوں مکمل صورت وچ نہ لکھ سگے ۔ ممتاز حیدر نے ایکوں " نویں آسمان تلوں دے ناں نال لکھن شروع کیتا ۔ اونیں ایکوں تہذیب دے حوالے نال منفرد حیثیت دے حامل ھن انہاں ملکاں دی تہذیب تے ثقافت اوندی اپنی دھرتی دی تہذیب کنوں مختلف ھئی ۔ ایں کنوں پہلے جیڑھے ویلے او بھارت دا سفر کریندے تاں اوکوں بیگانگی دا احساس بہوں گھٹ تھیندے سوائے ایندے کہ مذہبی حوالے نال بعض جئیں دے او نویاں گالھیں ڈھدھے ۔ ایں توں علاوہ ہر جاء تے ثقافت دے علمبردار ھن ۔ ایں کیتے او ایکوں نویں آسمان تلے دا تجربہ آدھے ۔ اے سفرنامہ اپنے پہلے دور وچ ھئی ۔ یعنی ممتاز حیدر ایکوں سنگاپور توں شروع کریندے تے ایندے وچ اتھوں دے حالات و واقعات کوں بیان کریندے ۔ اپنی ڈائری دے (۹) نو صفحات تک ایکوں مکمل کریندے ۔ ایں توں اگوں ممتاز ایکوں نئیں لکھ سگیا ۔ لہذا ایندے وچ صرف سنگاپور دی سیر سے متعلق ہی اوندے واقعات لکھے گن ۔ ممتاز حیدر شروع وچ عنوان لکھن دے بعد جیڑھا پہلا فقرہ لکھدے او ایہ ہے " سنگاپور آئر لائنز دی طرفوں اطلاع آئی " لیکن بعد وچ اوایں " اطلاع آئی " کوں کٹ کے ایندے اوتے لکھدے " سنیہا " ایویں ہی ڈو ترائے جئیں دے اوتے ایہو جئیں تبدیلی کریندے جیندے توں ایں گالھ دا احساس تھیندے کہ ممتاز حیدر سرائیکی زبان دے اصل لفظاں کوں لکھن آونا چاہندا ھئی لہذا اونیں شعوری طور تے ایکوں کٹ کے ھک ٹھیٹھ لفظ لکھا ۔ ایویں ہی صفحہ نمبر ۳ تے واقعات لکھدے ہوئے آخر وچ بریکٹ وچ تلے لکھدے (سنگاپور دا تاریخی پس منظر) ایہ لکھ کے گالھ اگوں ٹور ڈیندے تے اوندے تاریخی پس منظر دا ذکر نئیں کریندا ۔ اتھوں ظاہر تھیندے کہ او ایں جاء دے اوتے سنگاپور دا تاریخی پس منظر لکھن چاھندا ھئی تاکہ ایں سفرنامے کوں معلوماتی بنا سگے ۔ ھک خاص گالھ جیڑھی کہ ایندے وچ صفحہ نمبر ۵ تے ڈیکھی گئی ہے ۔ او ایہ کہ ھک جاء تے او آسٹریلوی جوڑے دا ذکر کریندے تے ایندے شروع تے آخر وچ سٹار لیندے یعنی اساڈے نال ھک آسٹریلوی اتھاہیں لبھ پیا ۔ انہاں کوں راہنمائی دی ارداس کیتوسے ۔ انہاں نقشے تے موقع کوں ڈیکھن شروع کیتا ۔ اخیر اساڈی منزل لبھ پئی ۔ او اساڈے کٹھے سڑک پار کر تے ڈوجھے پاسوں آلے سٹاپ تے آ گئے انہاں سٹار توں اندازہ تھیندے کہ ممتاز دے خیال مطابق جیڑھے ویلے او ایں واقع کوں کاپی تے لکھے ھاناں ایندے وچ کجھ رنگینی بھرڈیوے ھا ۔ تاکہ قاری کیتے دلچسپی پیدا تھی سگے ۔ یا ول او کہیں بئی جاء تے بہتر ذریعے نال ایکوں آکھن چاھندا ھئی ۔ بہرحال اگر ممتاز ایں سفرنامے کوں مکمل کر گھنے ہا تاں ایہ خوبصورت سفرنامہ ھوندا ۔ پکھی واس دی طرح ایندے وچ وی ممتاز نظر آندے جیڑھا کہ کتھائیں وی افسانہ نگار نئیں بڑدا بلکہ اپنے جذبات کوں سادہ الفاظ دی صورت وچ خوبصورتی نال پیش کر ڈیندے ۔ ممتاز حیدر سرائیکی زبان دا ھک خوبصورت سفرنامہ نگار ہے

جیندا انمول تحفہ " پکھی واس " دی صورت وچ ہمیشہ اساکوں اوندی یاد ڈویندا راھسی ۔

پکھی واس

ہک تجزیاتی مطالعہ

سجاد حیدر پرویز

سئیں ممتاز حیدر ڈاہر دا سفر نامہ " پکھی واس " جیڑھا مصنف دے مطابق اگست ۸۳ء کنوں لکھیجن شروع تھیا تے مئی ۸۵ء وچ توڑ پجیا۔ ایندے کل ۹ باب ہن۔ باب نمبر ۳، ۴ " جے پور گلابی شہر " روز نامہ امروز ملتان دی ہفتہ وار سرائیکی اشاعت " روہی روپ " وچ اگست تا اکتوبر ۸۳ وچ چھپے۔ اتے باب نمبر ۶ " سنگ مرمر وچ خواب " کتاب لڑی " روہی رنگ " خانپور شمارہ نمبر ۲ (۱۹۸۵ء) وچ چھپیا۔ مصنف دے ایں زمینی سفر وچ اوندے ترائے سنگتی شفقت رضا، شیخ تے شاہ دی نال ہن۔ ایہہ سفر ملتان تے لاہوروں تھیندا امرتسر توں شروع تھیندے اتے دہلی، جے پور، آگرہ، فتح پور سیکری، متھرا اتے امرتسر تے آن مکدے۔ سفر نامے وچ پس ورق سمیت کل ۱۴ تصویراں ہن۔ جیندے وچوں پنج دہلی مقبرہ ہمایوں، انڈیا گیٹ، قطب مینار، مسجد قوۃ السلام دے علاوہ ہک ادبی تقریب دے گروپ فوٹو دی ہے۔ پنج جے پور دیاں چندر محل، امبر محل، ہوا محل، قلعہ امیر، تے گنٹیش پول دیاں ہن۔ ڈو آگرہ دے مقبرہ اکبر اعظم سکندرہ تے تاج محل دیاں ہن۔ ہک امرتسر دے گولڈن ٹمپل دی ہے۔

سفر نامے وچ لکھاری اساکوں کھلے دماغ، کھلے ذہن تے کھلے اکھیں نال ٹردا پھردا نظر آندے۔ اوہ آپڑیں تے اوپری ثقافت، فطرت تے عادتاں دا موازنہ وی کریندے۔ مثلاً ایہہ فقرہ ڈیکھو۔

" غیر ملکی سیاح ہک ہک تھیلا گل وچ لڑکائی ودے ہن اساڈے پاکستانی مسافراں کنیں وڈے وڈے ٹرنک، گنڈھڑیاں، صندوق تے پیٹیاں ہن۔ " (صفحہ ۸)

سفر نامے وچ سفر نامہ نگار دا تاریخی مطالعہ وسیع نظر دے تے نال نال اوہ گزری کہانی کوں اجوکی حیاتی نال ملاتے وی ڈہدے۔ مثلاً

" جتھاں کڈاہیں شہنشاہیں دی عظمت تے شان راجستھان دے وسیب کوں اپنے وڈپن دا سکہ منوایا اج اتھا نچدے بھجدے باندریں دا قبضہ ہا۔ تاریخ دا عمل کتنا سفاک ہوندے (صفحہ ۵۶) "

لکھاری کتھائیں کتھائیں مزاح دی چاشنی وی پیندے ویندا تے ایں لکھت کوں چسولہ بناون دی کوشش کریندے۔ ڈیکھو۔

" کجھ اگوں تے وچ تے باندریں دے ویڑھ وچ آگیوسے۔ میں ہاکاں کرن کیتے سرتال سنبھالن پئے گیوم۔ پر ہک بندے تسلی ڈتی جو ایہہ کجھ نہ آکھیسن۔ میں گھاٹے وادھے دی ذمے واری اوں تے سٹ کراہیں

رات تے صورت حال کوں قابو وچ کیتم تے باندریں نال رل گیوم ۔ (صفحہ ۶۳) "

پر انہاں خوبیاں توں ہٹ تے جیہڑے سفرنامے دا عمومی مطالعہ کروں تاں بہوں ساریاں ایجھیاں گالیں وی پوندن جیہڑیاں ایکوں ہک وڈا سفرنامہ نی بنن ڈیندیاں ۔ پہلی گالھ ایہا ہے جو سفرنامہ نگار دا نظریہ سفر واضح کائنی ۔ اوہ ہک جاہ لکھدے ۔

" جیکر گائیڈ دی زبان نال ہر شئے ڈیکھے تاں ول گھر بیٹھے گائیڈ بک پڑھ گھنن کافی اے " (صفحہ ۴۹)

پر آپ ای ہک بئی جاہ تے اعتراف کریندن جو

" دراصل اساں اپنی سیاحت دے ایں مجرمانہ مرحلے وچ آگرہ تے فتح پور سیکری کوں امریکی سیاحیں وانگوں ڈٹھا ہا ۔ جیہڑے کہیں شہر دے تاریخی آثار آپنی نوٹ بک تے لکھ تے ٹرن تے باہروں انہاں چیزاں کوں ہک نظر ڈیکھ تے ڈائری تے لکھئے ناویں کوں کٹیدن ویندے ۔ " ڈیکھ گدوسے " (صفحہ ۹۵)

ڈوجھی گالھ ایہہ ہے جو ایویں لکھاری سفرنامے کوں بلا ضرورت ضخیم بناون دی کوشش وچ ہے ۔ او پہلے صفحے توں ای چھوٹی چھوٹی جزئیات تے مفصل لکھن شروع کر ڈیندے ۔ مثلاً پہلے ڈو صفحے محض کسٹم تے امیگریشن وغیرہ توں کلئیرنس دی تفصیل اے ۔ اوہ جاہ جاہ تے شہر، قلعے عمارتاں تے شخصیتاں دا تعارف کرویندے ہوئیں انہاندا مکمل تاریخی پس منظر بیان کرن بہہ ویندے ۔ مثلاً تاج محل دا تعارف ترائے صفحیاں تے کرائے تے لکھاری خود لکھدے ۔

" تاج محل دی اساری دی تفصیل تے سہنپ دے اظہار کیتے میں " شاہجہان نامہ " دے مصنف محمد صالح کنوں مدد گھدی اے ۔ " (صفحہ ۸۴)

بعض جائیں تے ایہہ تفصیلات سفرنامے دے تسلسل وچ رکاوٹ پا ڈیندن ۔ جیویں ابو الفضل تے فیضی دا تفصیلی تعارف ۔ تے ایہہ سفرنامہ گھٹ تے تاریخی گائیڈ بک زیادہ بن ویندے ۔ تریجھی گالھ ایہہ ہے جو سفرنامے وچ سفرنامہ نگار کوں بیان کیتے ونجن آلیاں گالیں دے انتخاب وچ فنی مہارت دی لوڑ ہوندی اے ۔ جیویں خبر کیتے آکھیا ویندے جو خبر ایہہ نئیں جو کہیں کتے نے بندے کوں پٹ گھدے بلکہ خبر ایہہ بن سگدی اے جو کہیں بندے نے کتے کوں پٹ گھدے ۔ لکھاری ایجھیاں غیر ضروری گالیں وی لکھدے جیہڑیاں سفرنامے کوں بے وقت کر ڈیندن ۔ جیویں جو

" سرور صاحب کنیں الوداعی ملاقات کیتے گیوسے ۔ انہاندی بیگم کوں ہک سوٹ دا تحفہ ڈتم ۔ چاء پیون دے بعد مکلاتے ول آیوسے ۔ " (صفحہ ۱۰۵)

لکھاری اپنے میزبان دی ذال کوں آندی واری اتھاہوں ہک سوٹ گھن تے تحفتہً ڈیندے ۔ پر ایندا ذکر ضروری نہ ہا ۔ ہا البتہ ایہہ سوٹ اوہ اپنے ملخ وچوں گھن گیا ہوندا تے ویندڑ سیت ڈتا ہوندا یا میزبان نے ایہہ سوٹ

آندی واری لکھاری کوں ڈتا ہوندا تاں ذکر تھی سگدا ہا۔

چوتھی گالھ ایہہ جو لکھاری اپنی تحریر وچ بعض جہیں اخلاقیات دے مسلم اصولاں دی پٹڑی توں لہہ ویندے۔ کتھائیں او مذہبی جنونیاں کوں "شیطان" آہدے تے کتھائیں رشوت دا مطالبہ کرن آلے غیر ملکیاں کوں "کتا" آہدے۔ حوالے ڈیکھو۔

۱۔ "جامع مسجد (دہلی) دے غیر ارادی طواف دے دوران چارے پاسوں گوردوارے تے مندر نظریئے۔ مذہبی جنونی شیطانگی دے جواز واسطے ہر دور وچ ایجھیاں حرکتاں کریندے رہندن۔" (صفحہ ۲۱)

۲۔ "چھیکڑی کتے جتھاں کھڑے ہن۔ اوں جاء توں ہک قدم اگوں پاکستان ہا۔ انہاں پیسے منگیئے ہیں اگوٹھا ڈکھا تے پار لنگھ گیم۔ اپنے ملک دے پہلے کتوں ساڈھے ست روپے ڈے تے جان چھڑوائی۔" (صفحہ ۱۱۱)

پنجویں گالھ ایہہ جو سفر نامے وچ جتھاں سوہنے تریمتیں دا ذکر آندے۔ لکھاری خواہ مخواہ جذباتی تھی ویندے تے تعلی توں وی بازنی آندا۔ مثلاً

۱۔ لکھاری غلطی نال انصاری مارکیٹ دہلی دے اٹھ نمبر فلیٹ دی بجائے انصاری روڈ دے اٹھ نمبر فلیٹ پچدے تاں اتھاں اوکوں ہک سوہنی ٹینگر تریمت لکشمی ملدی اے۔ جیڑھی اوکوں آپنے اندر سڈ تے کمپا کولا دی بوتل پلیندی اے۔ لکھاری لکھدے۔

"واقعی او سہنپ تے خلق دی لکشمی ہی۔" (صفحہ ۲۰)

اتھاں لکھاری صیغہ واحد متکلم استعمال کریندے۔ مثلاً

"فلیٹ دے دروازے تے دستک ڈتم" اوں کنوں سرور صاحب دا پچھم "میں پانی منگیم" پر یکدم لکھاری لکھدے تے "لکشمی دے ڈسائے ڈگ تے ٹر پیوسے۔"

۲۔ خاتون اساڈے نال گفتگو کریندی رہ گئی تے مرد چپ کیتی تے بیٹھا رہ گیا۔ (صفحہ ۷۹)

لکھاری ایجھے واقعات دی بیان وچ آپنی لکھت دے اعتدال کوں ونجا باہندے۔ ڈیکھو ڈوں مثالاں۔

۱۔ "ٹینگر تے سوہنیاں چھوکریاں جینز دیاں پتلوناں پا تے سائیکل چلیندیاں ودیاں ہن۔ حیاتی وچ پہلی دفعہ اکھیں کوں بھانیاں واہ جو ہن" (صفحہ ۱۱)

۲۔ "چکر لیندے ہک جاء تے آیوں تاں ہک ۱۶، ۱۷ سال دی غیر ملکی ٹینگر دے ناقابل یقین حسن کوں ڈیکھ تے جیویں زمین اساڈے پیر پکڑ گھدے اساں آپنیاں اکھیں اوندے حوالے کر تے کھڑ گیوسے بے انت حسن نال اوندے جسم دے تناسب تے سہنپ اساکوں پتھر کر چھوڑیا۔ اکھیں دا سفر جیڑھے ویلھے اوندے جسم دے ہیٹھلے حصے تائیں گیا تاں اوندے سکرٹ کنوں اندر جے تئیں دید ویندی ہئی جسم ای جسم ہا تے نظر ڈھیر اگوں تئیں گئی۔" (صفحہ ۷۷)

انہاں سطراں وچ لکھاری دا نظریہ جنسیت ابھر تے سامنڑیں آندے ۔ اتھائیں چھیکڑی ڈوں سطراں وچ اوپڑھن آلیاں کوں کیا ڈساونا چاہندے تے کیا آکھنا چاہندے ۔ غور طلب اے ۔

ایمیں بیان کوں اوہ مزید چسولا ایں بنیدن ۔

" بے فکر جوڑے ہک بے دی ٹیک لاتی پوشیدہ جذبے نیشابر کرن دے ترلے کریندے بیٹھے ہن ۔ کہیں کہیں ویلے کیں دے ہتھ یا ہونٹ ابالے تھی ویندے ہن تاں ڈوجھا جسم یا چہرہ سپردگی دے اظہار وچ پہلے ہتھیار سٹ ڈیندا ہا ۔ "

تاہم سئیں ممتاز حیدر ڈاہر ہیں سیر سپاٹے دے دوران اکھیں ڈٹھے واقعات کوں بیانیہ انداز وچ تے تجسس وچ لوپڑ کے لکھے ۔ تے ایں آپنے تجربات ، مشاہدات تے تاثرات اساں تک پچائین انہاں کھلی اکھ نال ذہانت تے باریک بینی نال مشاہدہ کیتے ۔ منظراں دی تصویر کشی کرتے جزئیات کوں اساں تک پچائے ۔ اتھوں دی خارجی حیاتی دا نقشہ تاریخ ، جغرافیے ، سیاست ، تہذیب تے معاشرت رسماں ریتاں تے عادتاں دے نال نال داخلی احساسات ، جذبات تے کیفیات کوں تخلیقی سطح تے نشابر کرتے ہک ادبی لکھت بنا ڈتے ۔ انہاں دا اسلوب دل چھکوا تے من بھانوڑاں ہے ۔

ڈاکٹر طاہر تونسوی

سرائیکی شاعری دا گوتم ممتاز حیدر ڈاہر

بعض نقادیں دا خیال ہے جو غزل سرائیکی مزاج نال میل نئیں کھاندی۔ سوال ایہ پیدا تھیندے جو ہیں زبان تے صورت اظہار دا مزاج کیویں میل کھاندے۔ وڈی زبان دی خوبی ای ایہ ہوندی ہے جو او ہر صورت تے مشکل وچ اپنا اظہار کرن دی صلاحیت رکھیندی ہے تے اظہار و بیان کیتے کہیں ہک سانچے دی محتاج نئیں ہوندی۔ سرائیکی وسیع تر زبان ہے تے ایندے تخلیقی ادب وچ آزاد نظمیں، نثری نظمیں تے سانیٹ دا وی اضافہ تھیندا پئے۔ اصل گالھ ایہ ہے جو ایجھیں نقاد سرائیکی نال گھٹ تے غزل نال بہوں عناد رکھیندن۔ جیکر ایں ایہ تعصب دی عینک لہاتے ڈیکھن دا رویہ ترک کر ڈیون تاں انہیں تے ایہ واضح تھی ویسی جو سرائیکی اظہار تے بیان دے ہر سانچے کوں استعمال کرن دی صلاحیت رکھیندی ہے۔ مشاعرے وچ ڈوہڑے، بند تے مخمس مسدس دی شکل وچ یا بند نظماں پڑھیاں تے سنیاں ویندن۔ پر اج کل ایہ گالھ پس روایت دا ہک حصہ بن تے رہ گئی ہے۔ ہن تاں آزاد نظماں تے غزلاں پڑھن تے سنن دا زمانہ ہے۔ اساں سرائیکی ادبی ورثے تے نظر کروں تاں غزل دے مجموعے ای شائع تھیئن۔

ممتاز ڈاہر دا شعری مجموعہ کشکول وچ سمندر ہوا دے ہاں ٹھار جھولے آلی کار سرائیکی شاعری وچ خوشبو دے سدا بہار موسمیں دا سندیس گھن تے آئے ایں مجموعے وچ ۵۴ غزل دریا فکری سمندر وچ ڈھندن۔ ممتاز حیدر دے تخلیقی اظہار دیاں کئی صورتاں ہن۔ اوندا صحرا دیاں وسعتاں تے سمندر دیاں گہرائیاں رکھن آلا ذہن سوچ تے فکر دے کئی نویں در کھلیندے تے لفظ و معنی دے نویں ورتارے دی ڈس ڈسیندے۔ نال "کشکول وچ سمندر" کوں پڑھ تے اینویں لگدے جو ایہ نظمیں دا مجموعہ ہوسی پر ایہ بلیغ استعارہ غزل دا ڈیوا ہلیندے تے اہم گالھ ایہ ہے جو ایہ ناں معنویت کنے بھرپور ہے تے ایندے وچ لکیاں ہویاں معنی دیاں جھکیاں تہاں سوچن تے مجبور کریندن۔ مجموعے دا علامتی ناں ڈو استعاریں دا مرکب ہے۔ "کشکول تے سمندر" ---- کشکول طلب عزت نفس دے جنازے، انا دی لاش، منفی قدراں تے زندگی تے اوندی حقیقتیں کنے فرار دی علامت ہے۔

سمندر--- زندگی دیاں حقیقتاں تے سچائیاں دا اعتراف، حرکت تے درک بجھ، سوچ تے فکر دی روانی، سفر، تلاش تے گول دی علامت ہے۔

اج دے دور دا المیہ اے ہے جو انسان اپنے آپ توں وی کٹ گئے۔ ایندا منطقی نتیجہ ایہ نکھتے جو اونکوں اپنی سنجان وی نیں رہ گئی۔ ایہا وجہ ہے جو او آشوب ذات دی تنہائی دا شکار تھی گئے۔ لمحہ موجود وچ سب توں وڈا

مسئلہ اپنے گول تے پہچان ہے ۔ انسان دی مادی ترقی مستقبل دے حوالے نال در حقیقت ماضی دی گول ہے تے اپنی ذات دا عرفان ہے جیندا پتہ تاریں ، ستاریں تے چندر تے لیندا ودے ۔

ممتاز حیدر اج دے نویں دور دا حساس تے باشعور فن کار ہے ۔ ایہا وجہ ہے جو اوندی غزل ایں محور دے گرد گھمدی نظردی ہے ۔ اپنے وجود دی سنجان تے اپنی ذات دی گول اوندی غزل دا بنیادی رویّہ ہے ۔ اوندی سوچ تے فکر دا نکتہ ایں شعر دا لباس چا پیندے ۔

توں اپنی گول دے وچ رہ ، ہوا دی گالھ نہ من
ایہ در بدر ہے ، ایہ در در تے دستکاں ڈیسی

اج دے انسان جیویں اپنی سنجان گم کیتی ہے ۔ ایں المیے دا اظہار تے ممتاز حیدر دے تخلیقی عمل دا نتیجہ ایں طرح لکدے ۔

جیڑے وی دید کراں ایہ تماشہ لگدے
شہر مقتل اتے ہر آدمی لاشہ لگدے
لوک ٹردے ودن اینویں ، جیویں نندر وچ ہوون
میکوں ایں شہر اتے دیہہ دا سایہ لگدے

سچا فن کار زندگی دی حقیقتاں کوں FACE کریندے تے کتھائیں وی فرار دی صورت نظر ئیں آندی ۔ او زندگی دے ہر مسئلے دی اکھ وچ اکھ پا تے ڈیہدے تے کبوتر آلی کار اکھیں نوٹ تے مطمئن وی ئیں تھی ویندا ۔

جسم دی قید وچ پیے سے اساں
زندگی بھوگی ءِ سے سزا وانگے
اپنی گول ء چ میں رات ڈینہ حیدر
در بدر پھردا ہاں گدا وانگے

یا ہک جاہ تے ایں مقصد تے جذبے وچ شدت آ ویندی ہے تے شاعر لفظیں دیاں تصویراں بنیندے ۔

دستی دستی اپنا آپ گولیندا ہاں

میکوں اپنے ہوون دے ڈکھ رول ڈتے

ڈوجھا مصرعہ وجود دے ہوون دے باوجود عدم وجود دا مسئلہ ہے تے اج دے انسان دا ایہوای المیہے۔

کہیں وجود کیتے سکدا رہے گھر ساڈا
چھڑا دیواریں تے کاغذ دیاں مورتاں ہوسن

ایہہ المیاتی کیفیت جیویں میں عرض کیتے ممتاز حیدر دی غزل وچ کتھائیں وی فرار دی صورت پیدا نئیں کریندی۔ او مادیت پرست عہد دیاں منافقتاں دا کھلے ڈلے انداز وچ اظہار کریندے تے اج دیاں منفی قدراں دا برملا ذکر کریندے او انہیں منفی تے غیر صحت مندانہ رویّیں دے خلاف احتجاج کریندے تے کہیں جاہ تے وی سمجھوتہ نئیں کریندا بلکہ بھرپور طنز نال وار کریندا ڈسدے۔

ساہ گھندوں تاں رشوتاں ڈے تے
دور جو ہے سفارشاں دا اج
سچ دی سولی تے چڑھ کراہیں حیدر
تروڑ ڈے جال بندشیں دا اج

ایں صورتحال وچ ممتاز حیدر زندگی کوں وی ٹھکرا ڈیندے۔ اندھارے تے ظلمتیں دا ساتھ نئیں ڈیندا۔ زہر دا گھٹ پی گھندے پر حیاتی دا احسان چاون گوارا نئیں کریندا۔

زہر پیالہ چاڑھ تے ہونیں اتے
زندگی دا لطف چکھنا پئے گیا
لکھن دی عادت اساڈیاں انگلیں قلم کریسے
لہو لکھیسے ایں دور وچ سچ دا باب کوئی

سچ دا باب لہو نال لکھن تے زہر پیالہ چاڑھن کیتے حرکت تے گل دی لوڑھ ہوندی ہے تے انسان ا؛

مقصد حاصل کرن کیتے سفر کریندے بلکہ حیاتی دے نال نال سفر کریندے ۔ ممتاز حیدر دی غزل [illegible]
کئی رنگیں وچ آئے نواں تے جدید طرز اظہار ممتاز حیدر دی بلند فکری ، تلاشِ مضمون دے نال نال کھرے مطالعے
دی ڈس وی ڈیندے ۔ اوندے اپنے اکھن دے مطابق ،

سفر تاں حیدر ہے استعارہ اگوں ودھن دا
نکلدا ہن کیوں نی گھر توں خانہ خراب کوئی

ممتاز حیدر دی غزل وچ سفر دا استعارہ درحقیقت سمندر دا استعارہ ہے ہک پوری غزل وچ اپنے نظریات تے
افکار دا اظہار تے تجربات دا نچوڑ بہوں بصیرت تے بصارت نال کیتا گئے تے ایں ہکی غزل تے ہک مضمون ایں تناظر
وچ لکھیا ونج سگدے ۔ کجھ شعر ڈیکھو۔

ہر موسم محسوس کرے جیڑھا انسان سفر وچ
ذہن کنوں آخر لہہ ویندس گھر دا دھیان سفر وچ
کیویں لحظے دی سونہہ تے جذبیں دا سانجھ رکھیجے
ہر لحظہ رہ ویندے نکھرن دا امکان سفر وچ
آدمی گھر وچ رہوے تاں دیواراں تاں سنجنیندن
گم تھی ویندی ہے ہک اپنی پہچان سفر وچ

انہیں ترئے شعریں وچ جیڑھے علیحدہ مضمون بدھے گئن او انسان دے بنیادی رویئیں کوں واضح کریندن
تے تاں اپنی پہچان تے ای آ ترٹدی ہے تے ممتاز حیدر تھوں ہک واری آکھن تے مجبور تھی ویندے ۔

میڈی سفر دی ۔ حیاتی کوں معتبر کر ڈے
میں جیڑھی جا تے رہاں اونکوں میڈا گھر کر ڈے

سفر ہن انسان دا مقدر بن گئے تے اپنے پیریں دے او نشان ودا لبھیندے جیڑھے نماشاں دی ہوا اڈار تے
گھن گئی ہے ۔ آج دا انسان جیویں انسانیت دی اعلیٰ تے ارفع خاصیتیں توں خالی تھی گئے تے احساس ، مروت تے

پیار محبت دے جذبیں کنوں عاری تھی گئے۔ سوں ایہ وی انسان دا بہوں وڈا المیہ ہے۔ ممتاز حیدر ایں صورت حال تے وی ماتم کریندا ڈسدے:

کہیں پتھر شہر وچ کہیں کوں خواب سناواں
کیوں اپنے لفظیں کوں بے تاثیر کروں

اتھاں تاں ممتاز حیدر اخیر کر ڈتی ہے۔

اساں نا واقفیت دی اوں شاہی وچ پئے جیندوں
جتھاں دیوار اپنے درکنوں وی بے خبر ہے

ایں پس منظر وچ سفر تے اپنی گول انسان دا مقدر بن تے اج دا حساس فن کار وقت دا گوتم ہے جیڑھا گیان دھیان حاصل کرن کیتے کشکول چاتے اپنی ذات دی بھیک ودا منگدے پر اپنی سنجان تاں مشکل ہے او اوں بینائی توں وی محروم تھی گئے جیڑھی اپنے اندر جھاتی پاون ویلے کم آندی ہے۔ ایں کش مکش وچ ممتاز حیدر ایں لب و لہجہ وچ اظہار کریندن:

گھر کنوں باہر تاں نکلوں بھانویں تنہائی ملے
گھر دے وچ تاں رہ کراہیں روز رسوائی ملے
رونقیں وچ اپنے اندھے پن دا ماتم کتنے تئیں،
یا ایہ منظر مک ونجن یا میکوں بینائی ملے

سرائیکی شاعری دا اے گوتم بدھ ممتاز حیدر سئی وانگوں اپنے پنل کنے مایوس تئیں تھیا تے او برگد دے درخت ہیٹھ روشنی تے نور دی آس وچ گیانی بن تے بیٹھے تے ایہا دعا کریندا بیٹھے:

میں جیڑھا کجھ وی لکھیندا ہاں او چ دے کیتے ہے

میڈی زبان دے ہر لفظ کوں امر کر ڈے

حقیقت وی اے ہے جو کشکول وچ سمندر دا ہر لفظ امر ہے تے ایں کیتے ممتاز حیدر ڈاہر سرائیکی شاعری وچ امر ہے تے سرائیکی ایندے ایہ بول بلیندی رہی کیوں جو اوندا ایہ لکھیا تاں مٹ ءِ ی نئیں سگدا۔

توں کتنے توڑیں روکیسیں انہاں کوں بولن توں
جنہاں دے جسم تے ہر زخم وات وانگے ہے

قاسم جلال　　　نذر صدیق طاہر

خلوص و مہر و الفت کا نشان صدیق طاہر تھا
رموز علم و فن کا رازداں صدیق طاہر تھا

سراپا حسن اخلاق و مروت تھا وجود اس کا
عزیز و اقربا پر مہرباں صدیق طاہر تھا

ہر اک تحریر میں نور بصیرت جلوہ افشاں ہے
شعور و آگہی کا ترجماں ، صدیق طاہر تھا

رہے گا نام زندہ اس کا تحقیقی حوالوں سے
نہایت مستند تاریخ داں صدیق طاہر تھا

ہر اک صنف سخن کو اس نے خون دل سے ہے سینچا
گلستان ادب کا باغباں صدیق طاہر تھا

اگرچہ اپنا دل خود اس کے قابو میں نہیں آیا
مگر سب کے دلوں پر حکمراں صدیق طاہر تھا

مچی ہے دھوم اس کی خامہ فرسائی کی ہر جانب
جلال اک شاعر جادوبیاں صدیق طاہر تھا

حکیم فضل حسین ذوق -

کجھ یاداں یار صدیق دیاں

لکھ ہزار بہار حسن دی قبراں وچ سمائی

روہی رنگ دھرتی بھاول پور دا نامور پتر وادی ہاکڑہ دا محقق حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ دے فلسفے دا نویکلا شارح ،شاعر،مترجم سرائیکی ادب کوں نویاں سوچاں ڈیون والا ادیب ، تعصبات توں پاک اسلامی اخلاق دا نمونہ ایڈیاں سوہنیاں صفتاں دے مالک دا ناں صدیق طاہر ہا۔

بھاول پور دے ایں لشکارے مارن والے ہیرے دے اُتے جیکر مضمون نگاری کیتی ونجے تاں ہک کتاب لکھی ونج سگدی اے - پر ایں ویلے دوستاں دی خدمت وچ مرحوم نال تعلق رکھن والیاں کجھ گالھیں تے کجھ یاداں دا ذکر کیتا ویندے - مرحوم صدیق طاہر میڈے والد حضرت حکیم عبدالحق شوق مرحوم دے قابل قدر شاگرد ہن - مرحوم نے انھاں کنوں اردو ، فارسی ، عربی ادب دی تکمیل کیتی - شاعری دے سلسلے وچ مٹھائی رکھ تے ابتداء کیتو نے تے اپنے کلام دی اصلاح کر ڈیندے رہیے - مرحوم ادبی دنیاں وچ وڈا ناں تے اعلیٰ عہدہ پاون دے باوجوہ اتنا عظیم تے سعادت مند شخص ہا جو اوں نے شوق مرحوم دا ناں ہمیشہ روشن رکھیا - او اپنے علمی پرانگے وچ حضرت شوق دا کلام سناتے وڈا فخر محسوس کریندے ہن - زندگی دے آخری ڈینھاں وچ مرحوم دا انٹرویو روزنامہ INTERVIEW نوائے وقت ۱۳ اگست ۱۹۹۰) وچ چھپیا جیندے وچ اوں نے شوق دے متعلق آکھیا جو شوق مرحوم دا کلام ایویں ہے جینویں پتھراں وچ ہیرا چمکے -

سرائیکی ادب دیاں محسن ہستیاں برگیڈیئر سید نذیر شاہ مرحوم صدر سرائیکی ادبی مجلس تے سرائیکی محقق بشیر احمد ظامی جو سرائیکی ادب وچ بہوں اچا مقام رکھدن صدیق طاہر ہمیشہ تہہ دل نال انہاں دی عزت کریندے تے وچھ ویندے ہن - سرائیکی ادبی مجلس دے حوالے نال میڈی مرحوم نال ۲۸ سال پرانی یاری چلی آندی ہائی -

سرائیکی ادبی مجلس قائم تھیون کنوں پہلے حاجی محمد دین مرحوم ے مجلس دے پہلے جنرل سیکٹری) مرزا مختار بیگ صاحب - ظامی مرحوم تے صدیق طاہر اپنے یاراں دے چھوٹے چھوٹے کٹھ تے محفلاں وچ سرائیکی زبان تے ادب کوں روشناس کراون واسطے رات ڈینھ مصروف رہندے ہن - سرائیکی دے ایں علمی ادبی خزانے کوں محفوظ کرن کیتے لوکاں دی توجہ ڈیواون ہاتے ایں کوں کتاباں دی شکل وچ چھپواون دی اپیل کرن ہا پر انہاں وقتاں وچ

لوکاں نے انہاں دی کوئی حوصلہ افزائی نہ کیتی ۔ پر صدیق طاہر نے وی ہمت نہ ہاری بلکہ پہلوں توں وی زیادہ جذبہ تے جوش نال ایں سرائیکی ادب دے چھوٹے جہیں قافلے دی راہنمائی کر تے منزل دی طرف ٹوری رکھیا۔ انہاں سارے عاشقاں نے رل تے سرائیکی ادبی مجلس دی ایں بیڑی وچ سوار کر گھدا۔

۱۹۶۳ء کنوں لاتے ۱۹۷۵ء تئیں مجلس تے سرائیکی ادب واسطے ڈینہہ رات سخت محنت نال کم کیتا گیا۔ میں تے صدیق طاہر رسالہ سرائیکی دی کتابت ،اشاعت تے پریس وچ چھپائی وغیرہ دے سلسلہ وچ مصروف رہندے ہاسے۔

سردار نجم الدین لغاری ایڈووکیٹ دی کوٹھی تے برگیڈئیر صاحب دی کوٹھی آمینہ منزل تے مجلس دے دفاتر قائم کیتے گئے ہن جتھاں مختلف دفتری کم انجام ڈتے ویندے ہن ۔ سرائیکی ادبی مجلس دا ناں روشن کرن وچ مرحوم دا بہوں وڈا حصّہ ہے ۔

مرحوم نے جتھاں سرائیکی زبان واسطے خدمت کیتی تاں انھاں انھاں نے اردو ادب دی خاطر وی وڈا کم کیتا ہائی اردو اکیڈیمی بھاولپور دے رسالہ " الزبیر " دے موٹے موٹے یادگار نمبراں دی تیاری ترتیب ادارت دے سلسلے وچ دماغ سوزی نے محنت کرتے طاہر مرحوم نے بھاولپوری اردو ادب دی وڈی خدمت کیتی اے جیڑھی ادبی دنیاں وچ ہمیشہ یادگار رہسی ۔

بھاولپور دی قدیم تاریخ ، وادی ہاکڑہ دی تہذیب دی تحقیق دے حوالے نال مرحوم دیاں لکھتاں تے کتاباں تاریخ دے طالب علماں واسطے Refernce Books ریفرنس بکس دی حیثیت رکھدیاں ہن ۔ مرحوم نے حضرت خواجہ غلام فرید دے کلام نویں نویکلے انداز وچ ہک پر مغز شرح لکھ تے خواجہ فرید کوں آزادی دی تحریک دا ہیرو ثابت کر ڈتے ۔

حکومت دی طرفوں ایں تصنیف دے قدر دانی دے اعتراف دے طور تے مرحوم دی خدمت وچ پنجوی ہزار روپے نقد ۔ ایوارڈ تے شیلڈShield دے اعزازات پیش کیتے گئے جو اہالیان بھاول پور ڈویژن واسطے بہوں وڈا شرف ہے ۔

معلوم تھیندا جو حضرت غالب نے صدیق دیاں ادبی کاوشاں دے کیتے اے شعر لکھا ہائی ۔

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب سریر خامہ نوائے سروش ہے

صدیق طاہر ساڈے پیارے وطن پاکستان تے بہوں وڈے مرتبے والے شاعر ہن ۔ خاص طور تے

بھاولپور دے ادیبان تے شاعراں وچوں او پہلے شاعر ہن جیندی وفات تے اعلیٰ سرکاری حکام پاکستان تے مشاہیر دے پیغامات نشر کیتے گئے ہن۔

صدیق طاہر مرحوم بھاول پور دی دھرتی دے قابلِ قدر موتی تے روہی دے سچے عاشق ہن۔ انھاں نے اپنے وطن بھاول پور دارا سرور دا ناں روشن رکھن واسطے اپنی بہترین قابلیت تے کوشش نال خدمت کیتی۔ انھاں دی خواہش تے آرزو ہائی جو بھاول پور دی نامور تے قابل قدر ہستیاں مولانا نصیرالدین خرم، حکیم عبدالحق شوق نے محمد انور فیروز تے ریسرچ ورک کرتے کتاب شائع کیتی ونجے۔ او اپنی ایں تصنیف دا ناں "شراب سہ آتشہ" رکھن چاہندے ہن افسوس جو انھاں دی عمر نے وفا نہ کیتی تے اے مسودہ سامنے نہ آ سگیا۔

مرحوم کوں شوگر تے دل دا مرض لگ گیا۔ ملک دے وڈے وڈے ڈاکٹر تے ماہر جناں نے دل دے بائی پاس اپریشن دا مشورہ ڈتا۔ مرحوم نے زندگی دے آخری ڈینہاں وچ وڈیاں یادگار نظماں لکھیاں۔ جنہاں وچ نظم "پیارے سرجن یہ دل ہے اس کا خیال رکھنا" نظم "بندہ صحرا ہے دل گرفتہ گھلا کی پہاڑیوں میں" دل بائی پاس اپریشن دے کامیاب تھیون تے صحت مند تھیون دے بعد نظم آکھیونے جیندا عنوان ہا "اپنے لہو میں تیرنا کیسا لگا عزیز" شامل ہن۔

اپریشن دے بعد سوا مہینہ خوش خرم رہئیے انہاں دے عزیز بھرا بھوئی یار دوست سبھے خوشیاں منیدے پے ہن۔ پر اے خوشیاں بالکل عارضی ثابت تھیاں۔ ڈہدے ڈہدے اجل دا فرشتہ آن پہتا۔ ادب دے آسمان کوں زمین کھا گئی ہک باغ بہار انسان آرام کرن کیتے قبر وچ سم پیا۔ صدیق طاہر مرد مومن ہا۔ اللہ پاک اوندی قبر تے ہزاراں رحمتاں دی بارش کرے آمین۔

لکھ ہزار بہار حسن دی قبراں وچ سمائی

صدیق طاہر کوں روہی نال ڈہڈا پیار ہائی۔ اللہ پاک نے اوندے شعراں دے مطابق او کوں روہی دیس وچ قبر نصیب چا کیتی۔ مرحوم دا شعر ڈیکھو جیڑھا شاید ایں موقع واسطے آکھیا گیا ہوسی۔

ایہو پیلی ریت ہے درد ساڈا
ایہو پیلی ریت دوا ہے

صدیق طاہر بحیثیت سرائیکی شاعر

تحریر ثریا جمیلہ

مغرب دے ھک سیانے آسکر وائلڈ آکھیا جو انسان تے انسان دی اپنی ذات دے درمیان موٹے موٹے پردے مائل ہوندن اے شاعر یا ادیب ہوندن جیڑھے انہاں پردیاں کوں ھٹا کے اپنا اصل چہرہ ڈھدے وی تے ڈکھیندے وی ھن انہاں دی شاعری فضا تے تخلیقی ماحول وچ رہندا ، وسدا انسان موجھا نماناں تے بے وس ہوندے پر ایں سب کجھ دے باوجود او وڈا صابر حوصلے والا وی ہے جیڑھے ماحول وچ رھندے اتھاں اوندے علاوہ ڈوجھی وڈی حقیقت انساناں دے ڈکھ ھن ۔ ایں کیتے انساناں دا مزاج موجھ تے ماندگی ہے ایں موجھ تے ماندگی کوں ھک احساس مند دل رکھن والا بندہ جیڑھے ویلے انہاں دا اظہار کریسی تاں اوندے لفظ ھک ذرگر وانگوں برٹت جرٹت وچ ڈاھڈے سوھنے تے سچے ہوسن جنہاں کوں پڑھ تے ہر کہیں کوں اپنا آپ نظر دے ۔

لوک اپنے ڈکھاں کوں عام انداز وچ بیان کریندے ھن پر شاعر انہاں کوں جزبیاں دے لفظاں دے سوھنے ویس پلوا تے بیان کریندے اتے ایکوں پڑھ تے ہر بندہ متاثر تھیندے ایجھے شاعراں وچوں ہک ناں " صدیق طاہر مرحوم " دا ہے ایندا انداز سادہ تے عام فہم ہے ۔ شاعری دے لفظاں کوں سادہ جذبیاں نال بیان کیتے شاعری صدیق طاہر دی زندگی وچ بہوں جلدی داخل تھائی اتے پہلے اردو زبان وچ شاعری شروع کیتی اے انہاں ڈینہاں دی گالھ ہے جڈاں آپ ستویں جماعت وچ پڑھدے ھن انہاں سب توں پہلی نظم دے کجھ مصرعے سن ، وچ لکھے ھن جیڑھے کجھ ایں طرح ھن ۔

مجنوں ارادو مرے معصوم ارادو
آؤ میری دنیا میں نئی اک آگ لگا دو

ول آپ نے سرائیکی زبان وچ سرائیکی شروع کیتی سرائیکی زبان وچ نظم ، غزل ، کافی وچ شاعری کیتی ہے انہاں دی ہر نظم ، غزل تے کافی دے پچھوں کوئی مقصد موجود ہے صدیق طاہر اجو کے دور دا شاعر ہے اوندی شاعری وچ اجو کے دور دے مسئلے ھن ہک زمانہ ھئی جڈاں شاعری وچ شاعر عشق و محبت دیاں گالھیں کریندے ھن پر اج دا شاعر محبوب دی بے وفائی تے رووں دی بجائے وسیب دے لوکاں دے ڈکھاں دی گالھ کریندے ھن اجو کے دور دے شاعراں نے اپنی شاعری وچ اوجکے دور دے ڈکھاں ، درداں تے مسئلیاں دا اظہار کیتا اتے جیندی جاگدی زندگی کوں

شاعری وچ جا بنی۔ صدیق طاہر دی شاعری ڈیکھوں تاں زندگی دیاں ساریاں تلخیاں موجود ھن انہاں دی شاعری پڑھدے ہے تاں احساس تھیندے جو صدیق طاہر اپنی شاعری دے ذریعے لوکاں کوں جیون دا پیغام ڈیندے ... دی ہک نظم جیڑی گیت دے انداز وچ ہے ایں گیت نما نظم وچ روایتی فارم دے اندر گالھ کیتی ہے "سکھ دا ڈیوا بال" ایندے وچ اکھیندے جو "کیوں سستے پلیوے اپنے رستے خود بناون غیر لوک تاں نانگیں وانگوں زہر بناؤ تے انہاں اندھاریاں وچوں سوجھلے دی لاٹ روشن کرو۔

سکھ دا ڈیوا بال
اپنے ویری کھپرے غیری
سکھ نی سگھدے گال
وے سانول
لھ سکدیاں دی بھال

صدیق طاہر دا کمال ہے اتنی چھوٹی نظم وچ عوام نال گالھ کیتی ہے۔ صدیق طاہر دی شاعری وچ وسیب دا رنگ ہے خاص کر سرائیکی وسیب دا اتھوں دے ظالماں دا تے غریباں دیاں مجبوریاں دا شاید ایں گالھوں غریبیں دیاں مجبوریاں دا ڈھیر احساس ھئی صدیق طاہر کوں او آپ ساری حیاتی غربی دی چکی وچ پیہندا رہیا ھئی انہاں دی نظم "ڈوں مٹھڑے بول" کجھ ایں ھے۔

اے روہی تھل دے ٹبڑے
ازل توں ہن چپ گھر دے قیدی
اے شہر نگری دے لوک سیانے
عجب طراں بے زبان ڈسدن
کہیں دی چپ مصلحت دے رنگ اچ

اے ساری نظم سرائیکی وسیب دے حقوق کوں پامال کرن دے بارے ہے تے ول آخر وچ اکھیندن جو کوئی ہک بندہ ہمت کرے تے اے سارا زہر مک ویسی۔

تو بول میں چپ دی زہر دھواں

دوں منظرے بول

صدیق طاہر دی شاعری وچ جدت ہے نواں رنگ ہے پر ایندے نال نال پرائی روایت کوں نال گھن تے ٹردے ایندی شاعری وچ کلاسیکی رنگ چوکھا ہے صدیق طاہر اپنی دھرتی توں قدم نیں چیندا او نے نظم آکھی ، غزل آکھی یا کافی اوندے وچ روایت نال اثر گہرا ہے شاعر اوں ویلے وڈا نیں ہوندا جڈاں او اپنی دھرتی اپنی مٹی کنوں پیر چا گھنے بلکہ جیتی اچی اڈاری ہووے ول آخر اپنی مٹی تے آن رکے او کامیاب شاعر ہے صدیق دی شاعری وچ اے سب کجھ ڈسدے اوندی شاعری وچ ثقافت دا رنگ وی ملدے ۔

صدیق طاہر دی زبان اپنے وسیب نال جڑی ہوئی ہے شاعری کوں انہاں نے اپنی ہاں دی ہواڑ کڈھن واسطے ورتیے لوکاں دے مسئلے ، روہی دے مسئلے ، تھل دی آباد کاری دا مسئلہ ھن انہاں دی ہک کافی " چھل شوق دی چڑھے طوفان وانگوں " ہے ایندے وچ دلبر ، ماہی ، مرلی ، واہی چھل دے سبب ہیر دی فارم وچ حسن دا اظہار ہے ہیر دے انداز وچ ہے ایندے وچ صدیق طاہر کلاسیکی ریت نال جڑے ہوئے ھن " بے واہی " تمام بندہ نی آکھ سگدا جیویں پتہ ہوسی تاں کریسی اے کافی ڈیکھو انہاں دی بے واہی دا رنگ ڈیکھو ۔

" جتھ بن تلواروں لگے اتھ دارو درداں کان نہ کوئی
رت بیدردی جتھ ریت ہووے دل بے واہی دا مان اسیر ھئی
چھل شوق دی چڑھے طوفان وانگوں کئی کچ تے ماڑ اجاڑ کیتے "

صدیق طاہر دی سرائیکی شاعری دا مطالعہ کریجے تاں ہک بئی گالھ دا پتہ چلدے جو انہاں خواجہ غلام فرید دی شاعری دا رنگ ڈسدے انہاں دی شاعری وچوں ثقافت تے دھرتی دی خوشبو آندی ہے ہک جا "کنکا نسریاں " دے وچ صدیق طاہر شاعری کریندے بولے ، نتھ ، کٹمالے ، بینسر دا ذکر کریندے ایہو خواجہ غلام اکھیندے ھن جو ۔

"بولا بینسیر کس نوں پاواں
یا کیتم تا منظور"
یا ول " میں نے یار فرید مینوں
رل مل شہر بھنبھور
ایں گالھ کوں صدیق طاہر اکھیندے
" سانول رل مل شہر مینوں .

ہتھاں نال نشتر چلاوے اپنے قاتل کوں اکھیندے ھن جوتوں قتل کر پرایندے وچ پیار دی آمیزش ہووے

سوھیلا سرجن توں کولے ہتھاں
دے نال نشتر دی کاٹ لاویں

تے ہولے ہولے توں ہاں کوں چیریں تے ہولے ہولے چھری چلاویں توں حال پھڑیسیں تاں ایندے اندر تیکوں وفاواں دی بھال ملسی سے دانگ لبھسن بھرانواں ڈتڑے تاں یاراں ڈتڑی کشال ملیسی صدیق طاہر دی شاعری اوندے مزاج دا ڈس ڈیندی ہے ایندیاں نظماں وچ ورتیے لفظ تے تراکیب جدید رنگ وچ رنگے ہوے ھن جدید رنگ ڈیکھو کجھ مصرعے ۔

چناںھ تے ستلج دے وگدے دھارے
خزاں دے ڈر توں بہار چپ ہے
" ایہ لہو رنگ ڈرامہ نھیں انھاں اوڑک"

صدیق طاہر دی شاعری وسیبی شاعری ہے عام لوکاں دے جذبیاں دی شاعری ہے صدیق طاہر نے اردو دے مقابلے وچ سرائیکی شاعری زیادہ زور دار کیتی ہے لفظاں دا ورتاواں خوب ہے اتے اپنی مٹی توں پیرنی چیندا ایندی شاعری وچوں وسیب خاص کر روہی دی خوشبو آندی ہے جیوے خواجہ فریدن سائیں دی شاعری وچ روہی رچی بسی ہوئی ہے ۔

صدیق طاہر، امیر آف بہاولپور محمد عباس عباسی نال

صدیق طاہر مرحوم معروف محقق این میری شمل نال

پروفیسر معین الدین حسن قریشی مرحوم نے صدیقی طاہر مرحوم
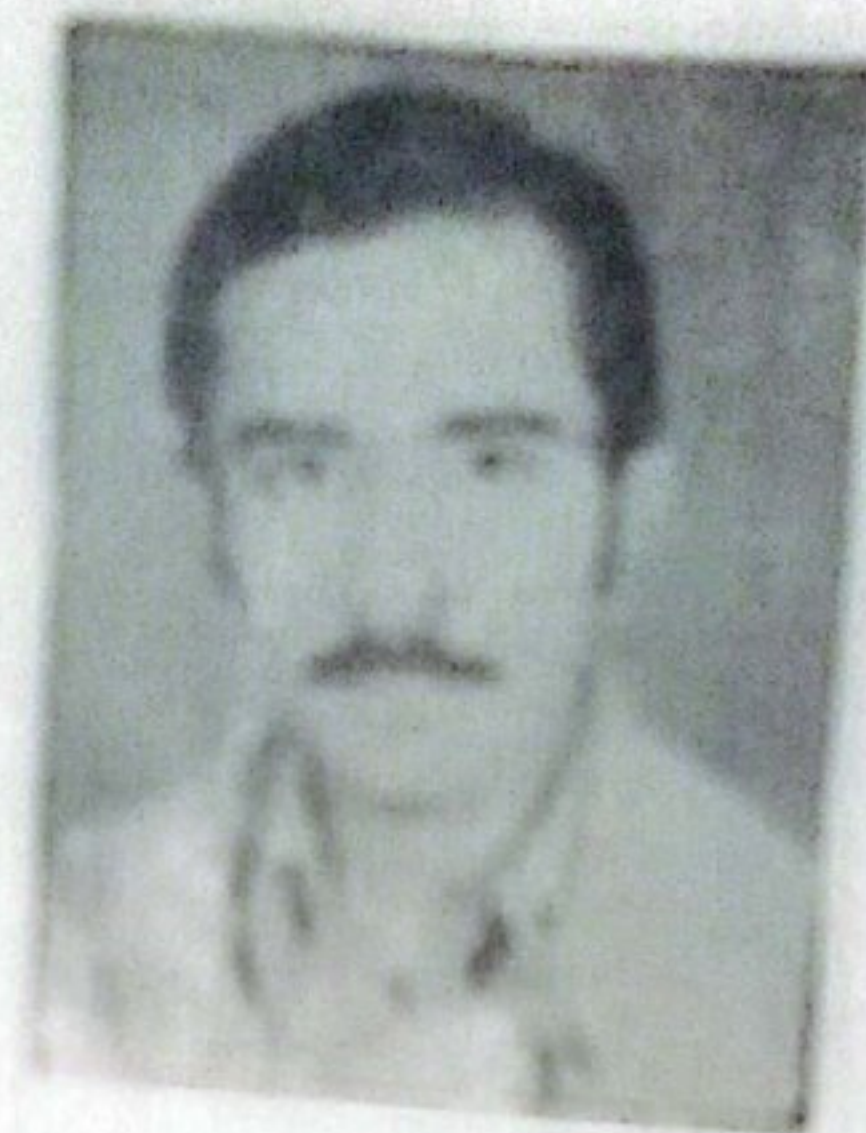
صدیقی طاہر مرحوم

جانباز جتوئی سے صدیق طاہر

صدیق طاہر جھوک دی تقریب وچ

[illegible]

کپاس کی دُنیا میں ایک ہی نام
اعلیٰ معیار
بہترین کوالٹی
رینبو کاٹن فیکٹری
حاجی بُلند خان
رینبو کاٹن فیکٹری
اڈہ پرمٹ بودھلے ملتان روڈ